REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67.

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلّۃ

جلد — ۲۱
ایڈیٹر:-
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:-
خورشید احمد انور

ہفت روزہ بدر قادیان

شمارہ — ۲۶
شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ ہجری | ۲۹ احسان ۱۳۵۱ ہش | ۲۹ جون ۱۹۷۲ ع

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۷ احسان (جون) لنڈن سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ربوہ ۱۳ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ "آج حضور کو ضعف کی تکلیف رہی"۔ احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور حضور کو اپنے مقاصدِ عالیہ میں ہمیشہ فائز المرام فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲۷ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تربیتی دورہ میں مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ دورہ سے متعلق تازہ آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ۱۶ جون کو آپ کیرنگ میں تشریف فرما ہوئے اس جگہ چار روز قیام رہا۔ اور جلسوں میں شرکت فرمائی۔ ۱۸ جون کو احمدیہ مسجد کیرنگ کی توسیع کا سنگِ بنیاد رکھا۔ ۲۰ جون شام کو بیاگڑھ ۲۱ کو مانکاگوڑا ۲۲ کو خوردہ تشریف لے گئے۔ خوردہ میں مکرم فضل الرحمٰن صاحب کے ہاں قیام رہا۔ مورخہ ۲۳ کو خوردہ میں نمازِ جمعہ ادا کر کے مدراس کے لئے روانہ ہونے کا پروگرام تھا۔ خدا تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور دورہ کو ہر رنگ میں بابرکت بنائے آمین۔

★ — محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع درویشانِ کرام خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

صوبہ اڑیسہ کا تبلیغی و تربیتی دورہ

سورو، تاراکوٹ، بھدرک اور کٹک میں کامیاب تبلیغی و تربیتی جلسوں کا انعقاد

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب انچارج مبلغ صوبہ بنگال و اڑیسہ و مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج مبلغ مدراس

امسال جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کی خواہش اور درخواست پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ان ایام میں شدتِ گرما کے باوجود تبلیغی و تربیتی دورہ میں مع اہل و عیال شرکت کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ موصوف کا بہار کی جماعتوں کا دورہ قریب الختم تھا کہ چائباسہ میں محترمہ بیگم صاحبہ کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ اور موصوف کو محترمہ بیگم صاحبہ کے علاج کے سلسلہ میں چائباسہ رکنا پڑا۔ خاکسار نے موصوف کی ہدایت کے مطابق مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج بمبئی اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس کے ساتھ حسب پروگرام یہ دورہ شروع کیا۔

جماعت احمدیہ سورو میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۳۰/۵/۷۲ کو ۸ بجے شب مکرم و محترم جناب مولوی شریف احمد صاحب امینی کی صدارت میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم قاری غلام مرتضےٰ صاحب کی تلاوت اور مکرم محمد حاتم صاحب و مکرم محمد یونس صاحب کی اردو و اڑیہ نظموں کے بعد صدرِ جلسہ نے افتتاحی خطاب میں جماعت احمدیہ سورو کے قیام اور اس کے بعد پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ وہ لوگ جنہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ یہاں جماعت کو قائم ہونے نہیں دینگے اب ان کی زبان سے یہ الفاظ نکل رہے ہیں کہ ہم جماعتِ احمدیہ کی تبلیغ کو نہیں روک سکتے۔ خدا ہی روک سکتا ہے۔ ہم تو روزِ اول سے یہ کہتے چلے آئے ہیں کہ یہ الٰہی سلسلہ ہے۔ مخالفت اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اب جبکہ مخالفین کو اپنی غلطی کا احساس ہوا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ آگے قدم بڑھائیں اور جماعت کی تعلیم کا بغور مطالعہ کر کے حق و صداقت میں روک بننے کی بجائے اسے قبول کریں۔

دوسری تقریر عزیزم نصیر الدین سلمہٗ نے کی۔ عزیز موصوف نے اپنا انگریزی مقالہ صداقتِ مسیح موعودؑ اور حقیقی اسلام کے موضوع پر سنایا جو بفضلہٖ بہت مدلل تھا۔ پھر موعود اقوامِ عالم کے موضوع پر مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر نے اڑیہ زبان میں ہندو دھرم کی کتب سے حوالے پیش کئے۔ جو ہندو سامعین کی دلچسپی کا باعث بنے۔ اس تقریر کے بعد عزیزہ مطہرہ خاتون نے (جو ہمارے نومبائع احمدی بھائی مکرم تبارک علی صاحب سب پوسٹ ماسٹر بھدرک کی دختر نیک اختر ہیں) اردو نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں امن کا قیام۔ اس زمانے میں حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ کی بعثت اور آپ کی مساعی کا ذکر کیا۔

اس کے بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے نے بنگلہ زبان میں ضرورتِ مذہب پر بہت دلچسپ تقریر کی جو سامعین نے بہت پسند کی۔ آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے جماعتِ احمدیہ کی اتنی سالہ مخالفت اور اس کے نتائج پیش کر کے بستی کے لوگوں کو بتایا کہ جماعتِ احمدیہ کے رویّہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی تبدیلی نہیں ہوئی جماعت احمدیہ اسی طرح پیار و محبت سے خدمت میں معروف ہے۔ اور اسی جذبہ سے آج نتائج کو اپنے مخاطب حضرات کے سامنے رکھ کر سنجیدگی سے غور و تدبّر کی دعوت دیتی ہے۔ امید ہے کہ اسے سنجیدہ طبع شرفا پسندیدگی کی نظر سے دیکھ کر تحقیقِ حق اور قبولِ حق کے لئے جلد قدم اٹھائیں گے۔

خاکسار کی تقریر کے اختتام پر صدر صاحب محترم نے مکرر حاضرین کو وہ حقائق یاد دلاتے ہوئے جو جماعت کی ترقی کے ضمن میں خدا تعالیٰ کی تائید کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا۔ اور انہیں پھر ایک بار پیار و محبت سے تحقیقِ حق کی دعوت دی۔ آخر میں موصوف نے سب کا شکریہ ادا فرمایا اور دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ بفضلہٖ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ فالحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ جماعتِ احمدیہ [illegible] کرام اور جلسہ میں شامل ہونے والے احباب اور مہمانوں کا جو اطراف و اکناف سے آئے تھے، بفضلہٖ تشفی بخش انتظام کر رکھا تھا۔ جماعتِ احمدیہ بھدرک۔ بالیسر اور تاراکوٹ نے خاص طور پر جماعتِ احمدیہ سورو سے تعاون کیا۔ مقامی مبلغ مکرم غلام مہدی صاحب ناصر بھی انتظامات کے لئے بہت پہلے سے موجود تھے۔

جماعت احمدیہ تاراکوٹ میں تبلیغی جلسہ

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اس مقام پر یہ پہلا تبلیغی جلسہ تھا جو مورخہ یکم جون ۱۹۷۲ء کو منعقد ہوا۔ ہمارا تبلیغی وفد بھدرک سے ۴½ بجے شام بذریعہ موٹر کار روانہ ہو کر ۶ بجے تاراکوٹ پہنچا۔ جونہی اراکینِ وفد سرزمینِ تاراکوٹ پہنچے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے ان کا استقبال کیا گیا۔

بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ کی کارروائی زیرِ صدارت ڈاکٹر بھگوان صدر پنچایت سمتی شروع ہوئی۔ مکرم سید مبشر الدین صاحب کی تلاوتِ قرآن مجید اور مکرم سیّد مظفر الدین احمد صاحب ایم ایس سی کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ آج دنیا میں ایک دوسرے کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے قریب آنے کے لئے پسِ پردہ بھی اور ظاہری طور پر بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس لئے ہمیں جن کا مذہب کے ساتھ کسی نہ کسی طرح کا تعلق ہے ایک دوسرے کے قریب آنے اور آپس میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اس مختصر تمہید کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض اور اس کے حصول [illegible] کامیابی کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد مکرم شیخ کلیم الدین صاحب [illegible] جماعت احمدیہ تاراکوٹ نے اڑیہ زبان میں [illegible] تقریر فرمائی۔ [illegible]

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ [illegible] انجمن احمدیہ قادیان

احمدیہ دار التبلیغ لندن کی اہم تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی سرگرمیاں

★ اسلام پر تقریر ★ تبلیغی مذاکرات اور تبلیغی مجالس کا انعقاد ★ دورہ جات ★ ہائی کمشنروں سے ملاقاتیں

[احمدیہ دار التبلیغ لندن کی جانب سے مورخہ ۱۹ ہجرت (مئی) تا ۹ احسان (جون) ۱۳۵۱ ہش کے عرصہ میں کی جانے والی اہم تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی مساعی کی تفصیل جو ادارہ بدر کو اخبار احمدیہ لندن مجریہ ماہ احسان (جون) ۱۳۵۱ ہش کے توسط سے موصول ہوئی ہے کا خلاصہ قارئین کے افادہ و دلچسپی کی غرض سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے ۔ ——— (ایڈیٹر بدر)

اسلام پر تقریر

مورخہ ۱۳ مئی کو مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے DRAGON HOTEL ROTARY CLUB BALDOCK میں "اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس موقعہ پر ۳۶ افراد موجود تھے۔ تقریر کے بعد سوالات کے وقفہ میں حاضرین نے متعدد سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔

تبلیغی مذاکرہ

عرصہ زیر رپورٹ میں سعودی عرب سے آئے ہوئے ایک نوجوان دوست سے مکرم قمر الاسلام سلیم صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے احمدیت کے موضوع پر بات چیت کی۔ اسی طرح مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نائب امام مسجد فضل لندن نے بھی ۱۳ مئی کو قریباً دو اڑھائی گھنٹہ تک عربی میں ان سے بات چیت کی۔ اس گفتگو کے دوران انہوں نے اظہار کیا کہ وفات مسیح کے مسئلہ پر ان کا مکمل اطمینان ہو گیا ہے۔ ختم نبوت کے موضوع پر بات چیت کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کی صحیح راستہ کی طرف راہنمائی فرمائے آمین۔

اجلاس عام

مورخہ ۲۸ مئی کو جماعت احمدیہ لندن کا ایک اجلاس عام زیر صدارت مکرم امام مسجد صاحب لندن منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد محترم امام صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی گذشتہ تقاریر کے تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات پر مزید روشنی ڈالی۔ اس تقریر کے بعد محترم امام صاحب ہی کی صدارت میں مجلس انصار اللہ لندن کے زعیم کا انتخاب عمل میں آیا۔ پروگرام کے آخر میں محترم امام صاحب نے احباب جماعت کو نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی طرف متوجہ کیا اور پُر زور تحریک کی کہ احباب کو اپنے وعدہ جات میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ آپ کی تحریک پر فوری طور پر ایک ... کے قریب ... وعدہ جات ... دیئے گئے۔

دورہ جات

مکرم و محترم امام صاحب نے ہنسلو، ملنگھم، ہڈرزفیلڈ اور برمنگھم کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ ہنسلو میں جماعت نے جلسہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ محترم امام صاحب نے احباب جماعت سے ملاقات کی اور ان سے خطاب فرمایا۔

ہڈرزفیلڈ کی جماعت کا دورہ ہنگامی طور پر کیا گیا۔ کیونکہ معلوم ہوا تھا کہ وہاں پر ایک ہال قابلِ فروخت ہے۔ محترم امام صاحب اسے دیکھنے کے لئے خود وہاں تشریف لے گئے تا اگر یہ جگہ موزوں نظر آئے تو احمدیہ مشن ہاؤس کے طور پر اسے خرید لیا جائے۔ اس کی خرید کے بارہ میں ابھی بات چیت ہو رہی ہے۔

برمنگھم میں جماعت نے باقاعدہ جلسہ کا اہتمام کیا تھا۔ محترم امام صاحب کے علاوہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نائب امام اور مکرم ڈاکٹر عمر نصر اللہ صاحب بھی شامل جلسہ ہوئے۔ اس موقع پر برمنگھم کے احباب جماعت کے علاوہ واسال کاونٹری اور سمینگٹن سپا کے احمدی دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ملیح اللہ صاحب ورد صدر جماعت احمدیہ برمنگھم نے جماعت کے کام کا مختصر جائزہ پیش کیا۔ جس کے بعد محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق نے حاضرین سے خطاب کیا۔

اجلاس ناصرات الاحمدیہ

مورخہ ۲۰ مئی کو ناصرات الاحمدیہ لندن نے اپنا اجلاس منعقد کیا۔ محترم جناب امام صاحب نے اس اجلاس میں تقریر فرمائی۔

گرجے کے گروپ کی آمد

مورخہ ۲۶ مئی کو WOOLVERSTON HALL سے بارہ طلبہ پر مشتمل ایک گروپ مسجد دیکھنے کے لئے پروگرام کے مطابق جمعہ کے وقت آیا۔ انہوں نے خطبہ سنا اور نمازِ جمعہ کی ادائیگی کا طریق دیکھا۔ بعد ازاں محمود ہال میں قریباً ایک گھنٹہ تک مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق نے ان طلبہ سے بات چیت کی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ وہی سکول ہے جس میں مکرم نائب امام صاحب نے گزشتہ ماہ اسلام کے موضوع پر لیکچر دیا تھا۔ اور سامعین نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔

تبلیغی مجالس

لندن مشن میں تبلیغی مجالس کا سلسلہ حال ہی میں شروع کیا گیا ہے۔ اور کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ مورخہ ۱۷ مئی کے اجلاس میں مکرم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب نے LIFE ON OTHER PLANETS کے موضوع پر تقریر کی۔ مورخہ ۲۴ مئی کے اجلاس میں مکرم داؤد احمد شاہ صاحب نے ESTABLISHMENT OF PEACE کے موضوع پر تقریر کی۔ مورخہ ۳۱ مئی کے اجلاس میں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے STATUS OF JESUS CHRIST کے موضوع پر خطاب کیا۔

سٹڈی سرکل

سٹڈی سرکل کا اجلاس ۲۷ مئی کو محمود ہال میں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد صدر سٹڈی سرکل کی صدارت میں منعقد ہوا۔ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد سیکرٹری سرکل نے رپورٹ پڑھی۔ اور اس کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے LIFE AFTER DEATH کے موضوع پر نصف گھنٹہ تک مدلل تقریر کی۔ بعد ازاں سوالات کے وقفہ میں متعدد سوالات دریافت کئے گئے جن کے جوابات ساقی صاحب نے دیئے۔

جماعتی پکنک

مورخہ ۴ جون کو جماعتی پکنک کا اہتمام کیا گیا۔ دعا کے بعد مشن سے روانگی ہوئی۔ ونڈزر سفاری پارک۔ ونڈزر کیسل۔ ہمپٹن کورٹ اور رنی میڈ کے علاقوں کی سیر کرنے کے بعد تمام ... کو خیریت سے واپسی ہوئی۔

سفرِ ڈنمارک

ماہ ... مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کو یورپ کے بعض ممالک میں جماعت احمدیہ کے مشنوں میں جانے کا موقع ملا۔ مرکز کی اجازت سے مکرم موصوف ۱۷ مئی کو لندن سے بذریعہ ریل روانہ ہوئے۔ مکرم محمد اسلم صاحب جاوید اور مکرم خالد اختر احمد صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ ہمبرگ (جرمنی) میں ایک روز قیام کے بعد ۱۹ کی رات کو وفد کوپن ہیگن پہنچا۔ اور مقامی جماعت کے سالانہ اجتماع میں شمولیت اختیار کی۔

کوپن ہیگن میں چار روز قیام کے بعد مکرم جناب کمال یوسف صاحب کے ساتھ وفد نے گوٹن برگ (سویڈن)۔ اوسلو (ناروے) اور ہیگ (ہالینڈ) کا دورہ کیا اور ۲۷ مئی کو واپس لندن پہنچا۔

ہائی کمشنروں سے ملاقاتیں

مغربی افریقہ کے ان چھ ممالک کے سفراء کو جن کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۰ء میں دورہ فرمایا تھا اپنی مساعی سے آگاہ کرنے اور خدمات سے روشناس کرانے کے لئے مکرم و محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے ایک سہ رکنی وفد کی قیادت کرتے ہوئے جس میں مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی اور مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب شامل تھے، مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۷۲ء کو برطانیہ میں غانا کے ہائی کمشنر ہز ایکسی لینسی ایچ۔ وی ایچ سیکی (H.V.H. SEKYI) سے ملاقات کی۔ مکرم امام صاحب نے اراکینِ وفد کا ہائی کمشنر صاحب موصوف سے تعارف کرانے کے بعد جماعتی سرگرمیوں خصوصاً غانا میں جماعت کے کارہائے نمایاں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ نصرت جہاں سکیم کے بارہ میں تفصیلاً معلومات بہم پہنچائیں اور بتایا کہ جماعت کس طرح اہلِ غانا کی خدمت تعلیمی، ثقافتی اور طبی اور مذہبی طور پر کر رہی ہے۔ ہائی کمشنر صاحب بڑی توجہ اور دلچسپی سے باتیں سنتے رہے۔ اسی ضمن میں محترم امام صاحب نے غانا میں جماعت کے جاری کردہ ہسپتالوں کے لئے دواؤں کی ترسیل کے بارے میں مشکلات کا ذکر کیا۔ ہز ایکسی لینسی نے وعدہ فرمایا کہ اس سلسلہ میں وہ اپنی حکومت کی توجہ مبذول کروائیں گے۔ محترم امام صاحب نے ہائی کمشنر صاحب کو قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پیش کیا جو آپ نے بڑے احترام اور خوشی کے ساتھ لیا اور کہا کہ میں نے اس سے قبل بھی قرآن پڑھا ہے۔ اور کہا کہ سچائی دوسرے مذاہب کی الہامی کتب میں بھی ہے مگر میں نے سب سے بڑھ کر سچائی قرآن میں پائی۔ لندن مشن کی مطبوعات کا ایک سیٹ اور AFRICA SPEAKS کی ایک کاپی بھی پیش کی گئی۔ یہ ملاقات نصف گھنٹہ رہی۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

انفرادی زندگی کی طرح اجتماعی زندگی میں بھی محاسبۂ نفس کے بغیر کامیابی کی راہیں نہیں کھل سکتیں

صحیح کوشش کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کی راہوں میں زیادہ تیزی سے چلنا شروع کر دیتا ہے

اگر خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت تدبیر کی جائے اور پھر اس کے ساتھ دعا بھی شامل ہو تو کوئی کام بے نتیجہ نہیں رہ سکتا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ ماہ شہادت ۱۳۵۱ ہش مطابق ۲۸ اپریل ۱۹۷۲ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے اس حصۂ آیت کی تلاوت فرمائی۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

(البقرہ : ۴۶)

پھر فرمایا :-

ایک سال ختم ہونے کو ہے اور ایک نیا سال شروع ہونے والا ہے یہ زمانی اور مکانی فاصلے اور منزلیں، کوشش اور جدوجہد کی انتہا نہیں ہوتے بلکہ ایک کوشش جب ختم ہوتی ہے تو ایک نئی اور ایک بڑی کوشش شروع ہو جاتی ہے اور اس تسلسل کی ہر منزل ٹھہرنے کی جگہ نہیں بلکہ ایک نئی کوشش کے انتظام ایک نئے عزم کا مقام ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک دور تو ایک سال کا بنایا ہے جس کا میں اس وقت ذکر کر رہا ہوں۔ اور اس نے بعض دوسرے دور بھی بنائے ہیں جن میں وقت کم یا زیادہ ہوتا ہے۔ فاصلے اور زمانے کی اس تعیین میں کئی حکمتیں ہیں، جن میں

ایک بڑی حکمت

یہ ہے کہ ہم محاسبہ کر سکیں کہ (سال کا) دور جو گذرا اس میں ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ اس امر کا محاسبہ ہونا چاہیئے اور یہ بات کھل کر ہمارے سامنے آنی چاہیئے کہ ہم نے کونسی غلطیاں کیں اور کیا کامیابیاں حاصل کیں۔ جہاں انفرادی زندگی محاسبۂ نفس کے بغیر کامیاب نہیں ہوتی وہاں اجتماعی زندگی میں بھی محاسبہ کے بغیر ترقی کی راہیں نہیں کھلا کرتیں۔ اگر انسان یہ سمجھ لے کہ جو کچھ اس نے کیا ہے وہ درست ہے، اور کامل ہے اور اس کا صحیح نتیجہ نکلنا چاہیئے تو اس کی غلطیاں دور نہیں ہوں گی۔ اور اگر وہ یہ خیال کرے کہ جتنا کام مجھے کرنا چاہیئے تھا میں نے کر لیا ہے تو اس کو زیادہ زور کے ساتھ کام کرنے کی توفیق نہیں ملے گی۔ بہر حال ایک جائزہ لینا چاہیئے اور اس بات کا محاسبہ ہونا چاہیئے کہ ہم نے کہاں کس رنگ میں اور کیوں غلطی کی۔ اور آئندہ اس سے بچنے اور اصلاح کرنے کا پروگرام بننا چاہیئے۔

ہمارا جو سال ختم ہوتا ہے اس میں جو کوششیں کی جاتی ہیں اس دوران خدا تعالیٰ کی راہ میں جو قربانیاں دی جاتی ہیں اور نفس اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے جو جدوجہد اور مجاہدہ کیا جاتا ہے اس کا ایک حصہ

ہماری مالی قربانیاں

ہیں۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جب مالی قربانیاں ایک نظام کے ماتحت دی جائیں تو احباب جماعت یہ توقع رکھتے ہیں کہ انتظام چست ہوگا اور سارا سال باہمی مشورہ، یاد دہانیوں اور نصیحت کے ذریعے ذمہ داریاں ادا کروائی جائیں گی۔ ایک نقطۂ نگاہ سے نظام ذمہ داری ادا کرتا ہے اور ایک دوسرے نقطۂ نگاہ سے ذمہ داری ادا کرواتا ہے۔ پس احباب جماعت یہ سمجھتے ہیں کہ ذمہ داریاں ادا کرائی جائیں گی اور کسی ایک کو بھی سست ہونے دیا جائے گا نہ غافل۔ اس طرح سارے مل کر اس انتظام میں آگے سے آگے اور تیز سے تیز تر ہوتے ہوئے بڑھتے چلے جائیں گے۔ لیکن اس کے برعکس بعض جگہ تو بہت بھیانک حد تک اور بعض جگہ ایک حد تک سستی یہ ہوتی ہے کہ وہ مالی بوجھ جو احباب جماعت پر سارے سال میں پھیل کر پڑنا چاہیئے۔ وہ پھیلاؤ کی بجائے بعض دفعہ آخری چھ ماہ یا آخری دو ماہ پر پڑتا ہے۔ پس احباب جماعت کے لئے

حالات کے لحاظ سے

پروگرام بننا چاہیئے۔ مثلاً زمیندار ہیں۔ ان کے لئے چھ ماہ کا پروگرام ہو کیونکہ انہوں نے فصلوں کے موقع پر اپنی مالی قربانیاں پیش کرنی ہیں۔ جب ان کی فصلیں تیار ہوں اور مالی قربانی کے قابل ہوں تو اس وقت ان کو یاد دہانی کرائی جانی چاہیئے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریاں وقت پر ادا کر دیں اور بعد میں ان کو بوجھ برداشت نہ کرنا پڑے۔ جماعت کے بعض دوست ایسے ہیں کہ جنہیں ماہانہ تنخواہ ملتی ہے ان کی ماہانہ مالی ذمہ داری ادا ہونی چاہیئے۔ اگر وہ کسی ایک مہینہ میں سستی دکھائیں گے تو دوسرے مہینے ان پر بڑا بوجھ پڑ جائے گا۔ اگر آپ نے ان کو آٹھ نو مہینے سست رہنے دیا تو گویا دسویں، گیارہویں اور بارہویں ماہ میں سارے سال کے چندے ادا کرنے اور مالی قربانیاں پیش کرنے کا ان پر بڑا بوجھ پڑ گیا۔

یورپ وغیرہ میں اکثر جگہ ہفتہ وار تنخواہ ملتی ہے۔ لہٰذا وہاں

ہفتہ وار وصولی

ہونی چاہیئے۔ مثلاً ایک شخص کو انگلستان میں آٹھ پاؤنڈ ہفتہ وار ملتے ہیں اگر آپ اس سے ہفتہ وار سولہواں حصہ یعنی دس شلنگ نہیں لیتے (سال کے حساب سے سولہواں حصہ کچھ بنتے گا) دوسرے ہفتے بھی نہیں لیتے، پھر تیسرے ہفتے بھی نہیں لیتے اور چوتھے ہفتے چار ہفتوں کا اکٹھا لینا چاہتے ہیں تو اس صورت میں اس پر بڑا بوجھ ہوگا۔

مزدور ہیں جو روزانہ کمانے والے ہیں اگرچہ اس معاملہ میں زیادہ سوچنے، غور و تدبر کرنے اور زیادہ مشورہ کرنے کی ضرورت ہے لیکن کسی وقت ہمیں اس طرف آنا پڑے گا اور اس کے بارہ میں کوئی پروگرام بنانا ہوگا۔ ایک مزدور جو صبح سے شام تک محنت کر کے کما رہا ہے اگر اس کی کمائی پانچ روپے روزانہ ہے تو پانچ آنے اس کو چندہ عام دے دینا چاہیئے۔ (آنے اگرچہ مروجہ سکوں میں ختم ہو چکے ہیں لیکن میں اس مثال میں "آنے" ہی لوں گا تاکہ آسانی سے سمجھ آ جائے) پانچ روپے میں سے پانچ آنے دینا اس کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ لیکن مہینے کے آخر میں روزانہ کمانے والے کے لئے ڈیڑھ سو آنے دینا عملاً ناممکن ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ بہت قربانی کرنے والا ہو۔ اور اپنے بچوں کو بھوکا رکھ کر یہ رقم ادا کر دے اور اس صورت میں آپ (اور آپ سے میری مراد اس تسلسل میں نظام جماعت ہے) اس تکلیف کے ذمہ دار ہوں گے روزانہ ادائیگی اس کے لئے کوئی بوجھ نہیں ہے۔ کیونکہ پانچ روپے وہ کماتا ہے اور پانچ آنے اس نے چندہ دینا ہے۔

اگرچہ جماعت میں اس وقت روزانہ وصولی کا یہ نظام نہیں ہے۔ لیکن اب ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت جماعت میں وسعت پیدا کر رہی ہے اور الٰہی سلسلوں میں ابتداء میں غرباء ہی شامل ہوتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ

ہماری اکثریت

مزدوروں اور کسانوں پر مشتمل ہے۔ جن کو روزانہ یا دو دن بعد اجرت ملتی ہے۔ یا بعض دفعہ مزدور کو جب سہولت ہو تو خود ہی کہتا ہے کہ میں نے تین دن تمہارا کام کرنا ہے تین دن کے بعد مجھے اکٹھی مزدوری دے دینا۔ لیکن بہت سارے مزدور ایسے ہیں جو روزانہ کماتے ہیں اور روزانہ ہی ان کا خرچ ہوتا ہے۔ بہر حال اس کا تفصیلی جائزہ لینا چاہیئے اور اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

خدا تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ اسی کا سب کچھ ہے وہ سارا بھی لے لے تو کسی کو اعتراض نہیں نہ عقلاً نہ کسی اور لحاظ سے۔ جب وہ خود کہتا ہے کہ جتنا بوجھ تم برداشت کر سکتے ہو میں اس سے زیادہ مشقت تمہارے اوپر نہیں ڈالوں گا جیسا کہ فرمایا

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

جب قادر مطلق خدا کا یہ ارشاد ہے تو ایک عاجز انسان کو کون حق دے سکتا ہے کہ اپنے بھائی پر اس سے زیادہ بوجھ ڈال دے جتنا وہ برداشت کر سکتا ہے۔ جب آپ انتظام سستی کرتے ہیں جب آپ کا بھائی اپنی کمائی میں سے مالی قربانی دینا چاہتا ہے اور آپ اس کی کمائی کے وقت پر نہیں لیتے تو آپ اس پر ایسا بوجھ ڈالنا چاہتے ہیں جو اس کے لئے تکلیف دہ

تنگی کا موجب ہے اور ناقابلِ برداشت بوجھ کے احساس پر منتج ہوتا ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ گناہ ہے۔ جس طرح اَور دکھ دینا اور ایذا رسانی منع اور گناہ ہے۔ اسی طرح یہ بھی منع ہے۔

انتظام ایسا ہونا چاہیئے

کہ احبابِ جماعت ناقابلِ برداشت بوجھ سے بچ سکیں۔ اس کی کئی شکلیں نکل سکتی ہیں۔ جن کی تفصیل میں مَیں اس وقت نہیں جاتا۔ بہرحال کئی جگہ نہیں بلکہ اکثر جگہ کچھ نہ کچھ سُستی ضرور ہو جاتی ہے اور بعض جگہ تو اتنی سستی ہوتی ہے کہ آدمی سوچ کر کانپ اٹھتا ہے۔ مثلاً ایک ضلع کا صدر انجمن احمدیہ کا کل چندہ پونے دو لاکھ کے قریب تھا۔ اور اب اسی آخری مہینے میں مجھے پتہ لگا کہ اس میں سے وصولی پچاس ساٹھ ہزار ہے اور بقایا ایک لاکھ بیس تیس ہزار کے درمیان ہے۔ گویا ضلع کے انتظام نے کام ہی کوئی نہیں کیا۔ اور اب خط لکھ رہے ہیں کہ ہم بڑی کوشش کر رہے ہیں۔ جو شخص قربانی دینے والا ہے وہ تو اپنے اوپر مصیبت ڈال کر بھی (ناجائز مصیبت جو تم نے اس کے لئے پیدا کی ہے) اور انتہائی قربانی دے کر بھی خدا کے حضور اپنے اموال پیش کر دے گا۔ لیکن تم منتظم ہونے کے لحاظ سے ایک بہت بڑے گناہ کے مرتکب ہوئے ہو۔ تم نے اپنے بھائیوں کے لئے دکھ کا سامان پیدا ہے۔ بجائے اس کے کہ تم ان کے لئے راحت اور بشاشت اور سہولت کے سامان پیدا کرتے۔

اللہ تعالیٰ کا دین یُسر یعنی

سہولت کا سامان

پیدا کرتا ہے۔ سہولت کے یہ معنے نہیں کہ چوری کرو اور کھالو۔ کئی تو عملاً ان معنوں کی طرف چلے جاتے ہیں۔ یُسر کا مطلب ہی یہ ہے کہ سارا ڈھانچہ ایسا ہے کہ جب وہ پختہ اور مضبوط ہو تو ایک مومن ہنستے کھیلتے بشاشت کے ساتھ قربانیاں کرتا چلا جاتا ہے۔ جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جس دل میں ایمان کی بشاشت پیدا ہو جاتی ہے اسے پھر کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔ تو ساتھ ہی آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس مومن کا جو ماحول ہے وہ بشاشتیں پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ مومن جس نظام میں بندھ جاتا ہے وہ نظام بشاشت پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ ناجائز بوجھ ڈالنے والا نہیں ہوتا۔ لیکن جب نظام کی کمزوری ہو، یا نظام کی عدم توجہ ہو یا نظام کی غفلت یا نظام کی بے پرواہی ہو تو نظام ایسے سامان پیدا کرتا ہے کہ بشاشت چھن جاتی ہے۔ اس کے باوجود ننانوے فی صد احمدی ایسے ہیں کہ پھر بھی ان سے بشاشت نہیں چھینی جاتی۔ مگر تم نے ایک گناہ کا ارتکاب کر لیا اور تم

عہدیداران جماعت

ہے۔ مَیں نے بتایا ہے کہ اکثر جگہ تھوڑی بہت سُستی ہوتی ہے۔ لیکن بعض جگہ اتنی زیادہ سُستی اور غفلت سے کام لیا گیا ہے کہ مَیں بے حد پریشانی کے ایّام میں سے گزرا ہوں۔ تم نے پچیس فیصد کام کیا اور پچھتر فی صد بوجھ اپنے بھائیوں پر ڈال دیا۔ جس کا جواز ہی کوئی نہیں۔ تمہاری غفلت کے نتیجے میں جو تکلیف پیدا ہوئی ہے، اس کا کوئی جواز نہیں۔ اور تم خدا کے سامنے اس بات کے ذمہ دار اور جوابدہ ہو۔

اب ایک مالی سال گزر رہا ہے اور دوسرا مالی سال شروع ہو رہا ہے۔ سب کو اپنی اپنی جگہ سوچنا چاہیئے کہ ہم کم سے کم ناجائز بوجھ ڈالیں۔ کم سے کم مَیں اس لئے کہتا ہوں کہ بہرحال

انسان کمزور ہے

کمزوری بھی ہو سکتی ہے۔ ورنہ اصولاً تو یہ ہے کہ قطعاً کوئی بوجھ نہ پڑے۔ پس کم سے کم بوجھ ڈال کر احبابِ جماعت کے لئے زیادہ سے زیادہ بشاشت اور سہولت کا سامان پیدا کریں۔ یہ سوچنا چاہیئے کہ یہ سامان کس طرح مہیا ہو سکتے ہیں۔

بعض جگہ مَیں نے دیکھا ہے کہ کاغذ سے زیادہ کام لیا جاتا ہے۔ اور عقل اور عمل سے تھوڑا۔ یہ بھی غلط ہے کیونکہ کاغذی گھوڑے دوڑانے کے ساتھ تو کامیابی نہیں ہوا کرتی۔ پھر بعض جگہ مَیں نے دیکھا ہے کہ غلط عمل کرتے ہیں۔ اور غلط عمل کی وجہ سے نتیجہ صحیح نہیں نکلتا اور نہ پھل پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے کوشش تو بڑی کی مگر نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔

یہ ایک حقیقت ہے

جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ کوئی مذہبی جماعت انکار کر سکتی ہے کہ جب سے انبیاء کا سلسلہ شروع ہوا، اس وقت سے لے کر آج تک انسان نے یہی دیکھا کہ جب خلوصِ نیت کے ساتھ اور اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے قانون اور خدا تعالےٰ کی بتائی ہوئی تدبیر کے ماتحت کام کیا جاتا ہے جس تدبیر میں دعا بھی شامل ہو تو وہ کام بے نتیجہ نہیں رہ سکتا۔ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قدرت اور اپنے حکم اور غلبہ اور عزت کے تماثل کرنے کے لئے

ایک مثال

قائم کر دیتا ہے کہ کوشش کا نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور پھر چھن جاتا ہے۔ انفرادی طور پر بھی ایسا ہوتا ہے اور اجتماعی طور پر بھی۔ لیکن اس میں بھی حکمت ہوتی ہے۔ اور کوئی سبق دینا

مقصود ہوتا ہے۔ کوئی اور غفلت ہوتی ہے جسے دُور کرنا مقصود ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کا عام قانون یہی ہے کہ اگر اس کے بتائے ہوئے طریق پر اور اس کے قائم کردہ قانون کے مطابق کوشش کرو گے تو پھل پاؤ گے۔ یہ عام قانون ہے۔ ناکام ہونے والوں کی غلطی اپنی ہوتی ہے اور سر تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تعالےٰ کے نعوذ باللہ من ذٰلک۔ ہمیشہ ہر ناکامی اپنی طرف منسوب کرو۔ اگر تم نے کامیاب ہونا ہے تو اپنی

اصلاح کی کوشش

کرو اور محاسبہ کرو۔ نفس کا بھی محاسبہ اور جماعتی تنظیم کا بھی محاسبہ۔ کوئی کمزوری یا غفلت یا بے ثمر ہونا خدا کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ پس اسے اپنی طرف منسوب کرو۔ اور اس کو دُور کرنے کی کوشش کرو۔ مجھے تو بڑا سخت غصہ آتا ہے اگر میرے سامنے کوئی ایسی بات کرے کہ ہم نے تو کوشش کی تھی مگر نتیجہ کوئی نہیں نکلا۔ نعوذ باللہ گویا اللہ تعالیٰ بڑا ظالم ہے جس نے کوئی نتیجہ نہیں نکالا۔ یہ تو ناممکن بات ہے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ہمارے دل میں جو اللہ تعالیٰ کا پیار ہے۔ اور ہمیں صفاتِ باری کی جو معرفت حاصل ہے۔ وہ اس کی نفی کرتی ہے۔

پس تمہاری کوشش کے نتیجہ میں جو ناکامی پیدا ہوئی ہے وہ تمہاری بدعملی اور کم عقلی کا نتیجہ ہے۔ اور وہ نتیجہ خدا کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ اگر تم خدا کے بتائے ہوئے قانون کے مطابق کام کرو گے۔ حُسنِ عمل ہو گا جو دُعا کے ستونوں کے اُوپر کھڑا ہو گا۔ پھر ناکامی کا سوال ہی نہیں اور رفعت یقیناً حاصل ہو جائے گی۔ لیکن اگر تم بظاہر حسنِ عمل کرو۔ اور دعا کے ستون اس کے لئے تیار نہ کرو۔ تو وہ بلندی تمہیں نہیں ملے گی اور کامیابی تمہارے نصیب میں نہیں ہو گی۔ لیکن جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کہا

استعینوا بالصّبر والصّلوٰة

کہ ایک مسلسل اور نہ تھکنے والے عمل اور دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا تمہیں مل جائے گی۔ ہم اس کو فلاح کہتے ہیں اور ہماری کوششوں کا یہی پھل ہے۔ صرف سمجھانے کے لئے نام مختلف رکھے جاتے ہیں۔

پس ایک تو مالی قربانیوں کے سلسلے میں جو کامیابیاں ہوئیں یا ناکامیاں ہوئیں۔ جو غفلتیں ہوئیں یا جو کمزوریاں ہمیں نظر آئیں۔ یہ سب کچھ ہمارے سامنے آنا چاہیئے اور دوسرے ہمیں ایک نیا عہد باندھنا چاہیئے کہ اگلے سال ایسا نہیں ہو گا اور ہم اپنے بھائیوں

کے لئے دُکھ اور تکلیف کا باعث نہیں بنیں گے بلکہ ان کے لئے سہولتوں کا باعث بنیں گے۔

جماعت احمدیہ کی جو اجتماعی جد وجہد ہے اس میں مالی قربانیاں ایک چھوٹی سی کوشش ہے۔ جماعت کی طرف سے جو ایک جہاد شروع ہے اور ایک عمل کا پروگرام جاری ہے دنیا کبھی اس کو منصوبہ کہتی ہے اور کبھی کچھ کہتی ہے۔ لیکن میں کہوں گا کہ ہر ایک پہلو سے اپنے ربّ کے حضور ہماری جو

عاجزانہ پیشکش

ہے مالی قربانی تو اس کا صرف ایک نقطۂ نگاہ ایک زاویہ اور ایک پہلو ہے۔ اس کے علاوہ جماعت کی ہزاروں ذمہ داریاں ہیں۔ آپ مالی قربانی بھی حقوق اللہ کی ادائیگی کے لئے ہی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو تو مال کی ضرورت نہیں لیکن اس معنے میں کہ اس کے بندوں کو علم سکھا کر اور عقل دے کر اور قرآن کریم کے نور سے ان کے سینوں کو منور کر کے ان کے لئے ایسے سامان پیدا کریں کہ وہ خدا تعالیٰ کی حمد کریں۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ کا یہی حق ہے کہ ہم اس کے عاجز اور شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگیوں کو گذاریں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو نہ میری طاقت کی ضرورت ہے، نہ اس کو میرے مال کی ضرورت ہے نہ میری دولت کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو اس حمد کی ضرورت ہے جو میری زبان سے نکلتی ہے۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ کو تو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہم اس کے شکر گذار بندے بن کر اس کی رضا کو حاصل کرتے ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کا حق ہے ورنہ اصل تو یہ ہے کہ یہ ہمارا ہی حق ہے کہ ہم اپنے ربّ کو راضی کر لیں اور یہ اس کی مہربانی ہے کہ اس نے ہمیں یہ حق دے دیا۔

حقوق اللہ کی طرح

حقوق العباد کی ادائیگی

بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حق اور اس کے بندوں کے حق کو اُسی کے حکم اور منشاء اور قانون اور شریعت کے مطابق اور اس کی رضا کے حصول کے لئے ادا کرنا ہی اسلام ہے اور یہی مذہب ہے۔ پہلے مذاہب اَور رنگ کے تھے۔ وہ وقتی، زمانی اور مکانی تھے۔ اب ایک عالمگیر مذہب یعنی اسلام آگیا ہے۔ جو قیامت تک کے لئے ہے۔ لیکن مذہب کی یہ خصوصیت یعنی اس کا وقتی یا زمانی یا مکانی ہونا یا اس کا ایک عالمگیر اور قیامت تک کے لئے ممتد ہونا، دونوں میں اس لحاظ سے کوئی تفریق نہیں کرتی کہ اللہ تعالیٰ کا حق اور اس کے بندوں کا حق ادا کرنا ہے یا نہیں۔ ہر مذہب جو اس دُنیا میں

آیا۔ اس نے کہا کہ خدا کے حقوق اس کو دو اور اس کے بندوں کے حقوق ان کو دو۔ یہ صحیح ہے کہ اسلام نے عالمگیر مذہب ہونے کے لحاظ سے ایسے حقوق قائم کئے جو عالمگیر نوعیت کے ہیں۔ اور ان کی ادائیگی کے ایسے سامان پیدا کئے کہ ہر زمانہ میں جو حق ہے تو بدلے ہوئے حالات کے لحاظ سے ان حقوق کی ادائیگی کی سمجھ اور ان کا فہم بھی عطا کیا۔ خدا تعالیٰ نے اسلام میں اپنے بندوں کو کھڑا کیا جنہوں نے قرآن کریم سکھایا۔ پھر

ان حقوق کی ادائیگی کے لئے

جن نئے نئے سامانوں کی ضرورت تھی وہ بھی پیدا کئے۔ دراصل ہم اپنے مال بھی حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے ہی پیش کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر خدا کے بندے کا یہ بنیادی حق ہے کہ اسے علم قرآن حاصل ہو یہ ایک بندے کا حق ہے۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ جا تجھے قرآن کریم سے کیا تعلق ہے؟ کیونکہ قرآن کریم نے تو ہر فرد بشر کو مخاطب کر کے کہا کہ مجھے سیکھو مجھے سمجھو، مجھ سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرو۔ پس ہر بندۂ خدا کا یہ حق ہے کہ وہ قرآن جانتا ہو۔ اور قرآن کی سمجھ رکھتا ہو۔ اب ہماری

مالی قربانیوں

کا ایک حصہ اس حق کی ادائیگی پر خرچ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ نے ہر فرد بشر کا قائم کیا کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرے اور اس سے استفادہ کرے۔ ہمیں اس کے متعلق بھی غور کرنا چاہیئے کہ گزشتہ سال حقوق العباد کی ادائیگی کے اس حصہ میں ہم نے غفلتیں تو نہیں برتیں۔ اور اس مہم میں ہم پر جو ذمہ داریاں تھیں ہم نے وہ پوری طرح ادا کی ہیں یا نہیں؟۔ میں نے یہ ایک مثال صرف اس لئے دی ہے تاکہ آپ سمجھ جائیں کہ مالی قربانی یا اپنے رب کے حضور جو ہماری مالی پیشکش ہے وہ تو ہماری کوشش اور جدوجہد کا ایک بالکل تھوڑا سا حصہ ہے۔ پھر وہ خود مقصود بھی نہیں بلکہ مقصود حقوق العباد کی ادائیگی ہے اور اس کے بہت سے پہلو ہیں اسی وقت میں نے زیادہ تفصیل کے ساتھ مالی قربانی کے حصہ کو بیان کیا ہے اور آئندہ مجھے توفیق ملی تو دوسری باتوں کو لوں گا (انشاء اللہ تعالیٰ) اور ان کے متعلق بتاؤں گا۔ مثلاً

تعلیم القرآن

ہے۔ اس کی جو ذمہ داری ہمارے اوپر ہے جب اس کا محاسبہ کریں گے۔ تو ساری چیزیں سامنے آئیں گی کہ اس ذمہ داری کی ادائیگی میں روکیں کونسی ہیں کن اطراف سے ہیں اور ان کو دور کیسے کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ ہماری

ذمہ داری پوری طرح ادا ہو سکے

وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح محاسبہ سے یہ بھی علم ہوگا کہ اس کی ادائیگی میں سہولتیں کونسی ہیں؟ آیا وہ سہولت پوری پوری ہمیں میسر آئی ہے یا کچھ مزید میسر آ سکتی ہے۔ غرضیکہ درمیان سے روکیں بھی دور ہوں اور اس ذمہ داری کی ادائیگی کے جو سامان ہیں اگر ہم اپنی غفلتوں کے نتیجہ میں ایک حد تک ان سے محروم رہے ہیں تو وہ سامان بھی ہمیں ملنے چاہئیں۔ تاکہ تعلیم قرآن جو ایک انسان کا بنیادی حق ہے اس بنیادی حق کو ہم پوری طرح ادا کر سکیں۔ میں اگلے مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں جماعت کے سامنے ان باتوں کو رکھوں گا اور اس بارہ میں انہیں نصیحت کروں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق دے۔

بہرحال آجکل ہمارے دفاتر کے ایک حصے نظارت بیت المال آمد کو بھی بڑی پریشانی ہے اور باہر کے نظام کو بھی اپنی غفلتوں اور سستیوں کے نتیجہ میں پریشانی اٹھانی پڑی۔ میں نے کئی خطوط اپنے دستخطوں سے بھیج کر ان کو یاد دہانی کرائی اور ان پر زور دیا کہ ذمہ داری کو ادا کریں۔ نظارت بیت المال نے یہی سفارش کی تھی کہ سو فیصدی وعدے پورے کرنے کے بارہ میں لکھا جائے۔ میں نے انہیں یہ کہا تھا کہ میں تو یہ نہیں لکھوں گا۔ بلکہ میں یہ لکھوں گا کہ اپنے وعدوں کو ایک سو دس فیصد پورا کریں میں ان دوستوں کو اس جگہ پر کیوں کھڑا کر دوں۔ جہاں ایک سال پہلے ہم نے سوچا تھا کہ وہاں کھڑے ہوں گے۔ ان کو تو اس سے

آگے نکلنا چاہیئے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ میں ہم پر بڑے فضل کئے اور بڑی رحمتیں نازل کیں۔ اب ایک جگہ سے یہ اطلاع ملی ہے کہ ان کی وصولی ۱۱۸ فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ ایک اور جگہ کی اطلاع ہے (یہ جماعت بہت بڑی ہے اور کئی لاکھ ان کا چندہ ہے) کہ ان کا چندہ ایک سو چھ یا ایک سو آٹھ فیصد تک پہنچا ہوا ہے۔ ابھی وقت ختم نہیں ہوا اور مزید چندہ ابھی آ رہا ہے۔ دیکھیں کہاں تک پہنچتا ہے۔ ۱۱۸٪ فیصد تک پہنچ چکا ہے۔ پس اگر صحیح کوشش کی جائے تو صحیح نتیجہ نکلتا ہے اور کوشش کا پھل ضرور پیدا ہوتا ہے اس سے انسان سرور اور لذت حاصل کر لیتا ہے خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوے دیکھتا ہے اور اس کے قرب کی راہوں پر زیادہ تندہی کے ساتھ چلنا شروع کر دیتا ہے۔ پھر اور زیادہ لذتوں اور سرور کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے ایسے ہی سامان پیدا کرتا رہے۔ آمین

جلسہ ہائے یوم خلافت

جماعت احمدیہ منگلور

مورخہ ۲۸ ہجرت (مئی) کو بعد نماز عصر زیر صدارت عزیزم بی ایم خلیل احمد صاحب ناظر الفضل میں جلسہ یوم خلافت عزیزم بی ایم داؤد احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ بعدہ تمام دوستوں نے عہد دہرایا۔ عزیزم نثار احمد صاحب نے دردثمین سے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ خاکسار سیکرٹری تبلیغ نے خلافت کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی جس میں خلافت ثانیہ کی ابتداء کے وقت بعض لوگوں کو جو ابتلاء پیش آیا اسے تفصیل سے بیان کیا۔ بعدہٗ عزیزم محمد ظفر اللہ صاحب نے بعنوان "نظام خلافت" تقریر کی اور بتایا کہ تمام انبیاء کے مشن کی تکمیل خلفاء کے ذریعہ ہوتی رہی ہے۔ عزیزم مولوی بی ایم کریم احمد نے آیت استخلاف پر اعتراض کرنے والوں کو عام فہم جوابات دئے۔ اور بتایا کہ گو دعویٰ تو قوم سے ہے لیکن مصداق خلافت ایک شخص ہوتا ہے۔ مکرم الحاج بی ایم عبدالرحیم صاحب نے ایک نظم سنائی۔ مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب نے "خلافت ثانیہ کے قیام" کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی خداداد ذہانت اور قابلیت سے اس فتنہ کو دور کر کے جماعت کے ۹۵٪ حصہ کو خلافت حقہ کے جھنڈے کے نیچے جمع کر دیا

عزیزم بی ایم نثار احمد صاحب نے بعنوان "خلافت کی ضرورت" تقریر کی۔ اور وصال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت حقہ اسلامیہ کے اجراء کا ذکر کیا۔ عزیزم بی ایم داؤد احمد صاحب نے بزبان انگریزی "خلافت اور ہماری ذمہ داری" کے موضوع پر ایک مدلل تقریر کی۔ خلفائے راشدین کا ذکر خیر کرنے کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خلافت کی نعمت عظمیٰ دوبارہ جماعت احمدیہ کو عطا ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا عزیزم عرفان اللہ صاحب نے نظم پڑھی اور پھر خاکسار نے آیت استخلاف کی تفسیر بیان کی۔ آخر میں صاحب صدر نے برکات خلافت پر روشنی ڈالی۔ اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔ مکرم الحاج بی ایم عبدالرحیم صاحب نے حاضرین کی چائے سے تواضع کی

خاکسار مرزا عبدالرحمٰن بیگ سیکرٹری تبلیغ منگلور

لجنہ اماء اللہ شیموگہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری لجنہ کو بھی جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جو ۲۸ مئی کو منعقد ہوا۔ محترمہ خیر النساء صاحبہ کی تلاوت اور محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ کی نظم کے بعد محترمہ بشیر النساء صاحبہ نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ محترمہ وجیہہ بیگم صاحبہ نے خلافت کی ضرورت پر اور محترمہ بیگم بی صاحبہ نے "خلیفہ خدا کی طرف سے مقرر ہوتا ہے" پر۔ اور محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ نے "خلافت مومنوں کو ملتی ہے" کے موضوع پر تقریریں کیں۔ خاکسار نے دور خلافت میں عظیم الشان پیشگوئیاں پوری ہونے کا ذکر کیا۔ بلقیس بیگم صاحبہ نے حضرت حضرت مسیح موعودؑ کے کلمات طیبات سنائے اور بچیوں نے نظمیں پڑھیں۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ بہنوں کی چائے سے تواضع کی گئی

خاکسار خورشید بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

اعلان نکاح

مکرم عصمت اللہ صاحب ابن مکرم عزیز اللہ صاحب مدراس کا نکاح مکرمہ امۃ الرقیب صاحبہ بنت مکرم ایس اے منیر احمد صاحب ساکن ساگر ضلع شیموگہ سے مبلغ گیارہ سو روپیہ حق مہر پر خاکسار نے بتاریخ ۱۱/ احسان (جون) پڑھا۔

اس خوشی میں مکرم ایس اے منیر صاحب نے بطور شکرانہ پانچ روپے اور اعانت بدر میں پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ اسی طرح مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس نے شکرانہ فنڈ میں دس روپے ادا کئے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین

خاکسار فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ

شکریہ احباب

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مولوی سید محمد زکریا صاحب کی اندوہناک وفات پر بہت سے احباب جماعت کی طرف سے تعزیت کے خطوط آ رہے ہیں۔ حسب توفیق سب کو جواب دینے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن فرداً فرداً ہر بھائی کا شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں۔ اس لئے اخبار بدر کے ذریعہ ان سب بزرگوں اور بھائیوں کا تہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں ہم سے ہمدردی فرمائی اور اس طرح ہمارے لئے تسلی خاطر کا سامان فراہم کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار سید ابوصالح صدر جماعت احمدیہ

او۔ ایم۔ پی کٹک۔ اڑیسہ

قسط اوّل

پولوس کی طرف سے عیسائیت میں ردّو بدل

مسیح کی صلیبی لعنتی موت سے نجات

مسیحی مناظر پادری عبدالحق صاحب کی لن ترانیوں کا جائزہ

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

موجودہ عیسائیت کا بانی حضرت مسیح نہیں بلکہ چالاک پولوس ہے۔ اس شخص نے غیر اسرائیلیوں کے متعلق ... دیکھ کر کہ وہ موسوی شریعت کی پابندیاں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں اور یہود مسیح کے پیچھے لگنے کے لئے آمادہ نہیں غیر اقوام کو اپنے پیچھے چلانے اور اپنے مذہب میں داخل کرنے کے لئے منصوبہ تیار کیا اور حضرت مسیح کے اصل مذہب میں ردو بدل کر ڈالا اور شریعت کو بیکار قرار دے کر اپنے مذہب کی بنیاد کفر بانت پر رکھی۔ مسیح کو ان کے دعوے کے خلاف خدا کا حقیقی بیٹا قرار دے دیا اور اپنی طرف سے نیا مذہب گھڑ کر کھڑا کر دیا۔ حالانکہ حضرت مسیح نے کبھی شریعت کو منسوخ نہیں کیا تھا۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ اس پر خود بھی عمل کیا۔ بلکہ دوسروں سے بھی اس پر عمل کرواتے رہے اور اس پر عمل کرنے کے لئے زور دیتے رہے چنانچہ حضرت مسیح ثانی علیہ السلام نے آکر پولوس کی ان چالبازیوں کو طشت از بام کر کے رکھ دیا اور عالم عیسائیت کو خبردار کیا کہ وہ موجودہ عیسائیت پر نظرِ ثانی کریں آپؑ نے موجودہ عیسائیت کو عقلی اور نقلی دلائل سے باطل ثابت کیا اور واضح طور پر اعلان فرمایا کہ اسے اصلی عیسائیت سے کچھ بھی تعلق نہیں اور اناجیل میں پولوسی عیسائیت کا کوئی ذکر نہیں۔ چنانچہ حضورؑ نے اعلان فرمایا کہ:-

> "یہ مذہب جو عیسائی مذہب کے نام سے شہرت دیا جاتا ہے ... اس مذہب کی تمام خرابیاں پولوس سے پیدا ہوئیں حضرت مسیح تو وہ بے نفس تھے جنہوں نے یہ بھی نہ چاہا کہ ان کو کوئی نیک انسان کہے۔ مگر پولوس نے ان کو خدا بنا دیا" (چشمہ مسیحی ...)

پھر فرمایا:-

> "یہ (پولوس) وہی ... ہے جس نے حضرت مسیح کو ... کہ وہ ... ملک میں ... بہت دکھ دیا تھا اور جب وہ ... سے نکالا گیا کر تشبیہ کی طرف چلے آئے تو اس نے ایک جھوٹی خواب کے ذریعہ سے حواریوں میں اپنے تئیں شامل کیا اور تثلیث کا مسئلہ گھڑا اور عیسائیوں پر سؤر کو جو توریت کی رو سے ابدی حرام تھا حلال کر دیا۔ اور شراب کو بہت وسعت دے دی اور انجیلی عقیدہ میں تثلیث کو داخل کیا تا ان بدعتوں سے یونانی بت پرست خوش ہو جائیں"

(کشتی نوح)

اس تحقیق کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب عیسائی محققین نے بھی اس امر کو تسلیم کر کے اس کا اظہار اپنی تصانیف میں کرنا شروع کر دیا ہے کہ موجودہ تمام مسیحی عقاید پولوس کے گھڑے ہوئے ہیں۔ مسیح کو تو ان باتوں کی کوئی خبر ہی نہ تھی اور ان کے حواری بھی ان باتوں سے ناواقف محض تھے۔ پولوس نے جس طرح مسیحی بنیادی عقاید پر کلہاڑا چلایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسیح کا درپردہ دشمن تھا۔ ورنہ اگر وہ آپ کا حقیقی متبع ہوتا تو کس طرح ممکن تھا کہ وہ عیسائیت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا اور اپنا من مانا مذہب ایجاد کر کے اسے فروغ دیتا۔

غیر اسرائیلیوں میں اس کی تبلیغ کی وجہ یہ تھی کہ یہود مسیح کو ماننے کے لئے تیار نہ تھے اس لئے پولوس ان کی طرف سے مایوس ہو گیا اور غیر اسرائیلیوں کی طرف اپنی تبلیغ کا رُخ پھیر لیا اور ان کو مسیح کو ماننے کے لئے سمجھانا شروع کیا۔ اس ... نے بڑی سہولت پیدا کر دی اور یہ کہہ دیا کہ شریعت پر عمل کی ضرورت نہیں۔ شریعت ایک لعنت ہے جو نجات کے راستہ میں خطرناک چٹان ہے اس پر عمل کرنا ناممکن ہے اور ... انسان نجات حاصل کرنے ... نہیں ہو سکتا کیونکہ شریعت کے ... کے لئے دشوار و محال ہے ... اپنے اس خط میں جو اس نے گلتیوں کے نام لکھا ہے تحریر کیا ہے کہ

> "جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں ..... مسیح ... ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑا لیا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہے۔" (گلتیوں ۳ : ۱۳)

اس سے ظاہر ہے کہ مسیح بھی لعنت سے بچ نہ سکا۔ اول تو وہ پیدائشی طور پر ملعون تھا۔ بقول توریت ساری زمین آدم کے گناہ کی وجہ سے لعنتی بن گئی تھی۔ دوم شریعت کے احکام پر عمل کی وجہ سے ملعون ہوا۔ سوم صلیب پر مر کر بقول پولوس وہ تیسری دفعہ ملعون و کاذب ٹھہرا۔ یہ ہے نتیجہ پولوسی عقیدہ کا کہ اس نے حضرت مسیح علیہ السلام جیسے صادق و مقدس انسان کو بھی لعنت در لعنت کا شکار ٹھہرا دیا۔ کیا اس سے بڑھ کر پولوس کی مسیح سے عداوت کا کوئی اور ثبوت درکار ہے؟

واضح رہے کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ شرعی اعمال بغیر ایمان کے کچھ چیز نہیں۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ خالی لفظی ایمان بھی بغیر اعمال صفر ہے۔ خود حضرت مسیح علیہ السلام نے شریعت کو قائم رکھا اور اس پر زور دیا ہے اور اس پر عمل کر کے دکھایا ہے اور اسے نجات کا ذریعہ ٹھہرایا ہے۔ فرمایا:-

> "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔" (متی ۵ - ۱۷ : ۲۰)

ایسا ہی حضرت مسیح علیہ السلام کا بھائی یعقوب بھی پولوس کے اس ... نظریہ کی تردید کرتا ہے۔ کہتا ہے:-

> "ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے۔ ... جیسے بدن بغیر روح کے مُردہ ہے ویسے ہی ایمان بغیر اعمال کے مُردہ ہے۔" (یعقوب ۲ : ۲۰ - ۲۶)

پولوس "مقدس" نے ختنہ کی رسم کو بھی محض اس وجہ سے ختم کر دیا کہ وہ غیر قوموں کے لئے مشکل ہے۔ ختنہ کی رسم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے خدا کے حکم سے چلی آ رہی تھی اور یہ رسم دائمی و ابدی تھی جسے ضروری قرار دیا گیا تھا لکھا ہے:

> میرا عہد جو میرے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے اور جسے تم مانو گے سو یہ ہے کہ ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کیا کرنا اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہ ہوا اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالا جائے کیونکہ اس نے میرا عہد توڑا"
>
> (پیدائش ۱۷ : ۱۰ - ۱۲)

پولوس نے اس ضروری و ابدی عہد کو ختم کر دیا جس کا اسے کوئی حق و اختیار نہ تھا گویا اس نے عیسائیوں کو اس ختنہ سے محروم کر کے ابراہیمی عہد سے خارج کر دیا۔ چونکہ یہ ختنہ علامت تھی روحانی بادشاہت کی اس لئے اس نے ان کو موعود بادشاہت یعنی نبوت سے محروم کر دیا۔ پولوس نے اپنے ہاتھ میں وہ اختیار لے کر جو مسیح کو بھی حاصل نہ تھا مسیحیت کو بدل کر رکھ دیا اور اس طرح نہ صرف شریعت کی بے حرمتی کا مرتکب ہوا بلکہ تمام عالم عیسائیت کو نجاتِ حقیقی سے محروم رکھنے کا باعث بن کر شیطان کا مثیل بن گیا۔

پولوس اور برنباس نے غیر قوموں کے پاس جا کر ان کو شریعت سے آزاد کرتے ہوئے کہا کہ:-

> رُوح القدس اور ہم نے مناسب جانا کہ ان ضروری باتوں کے سوا تم پر اور بوجھ نہ ڈالیں تم بتوں کی قربانیوں کے گوشت سے اور گلا گھونٹے ہوئے جانوروں اور حرامکاری سے پرہیز کرو۔ اگر تم ان چیزوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھو گے تو سلامت رہو گے۔"
>
> (اعمال ۲۵)

یہ رعایت جو ابتداء میں صرف غیر اقوام سے آنے والے مسیحیوں کے لئے دی گئی تھی بعد ازاں تمام عیسائیوں نے اسے اپنا حق سمجھ لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اصلی مسیحیت ختم ہو گئی اور اس کی مسخ شدہ صورت قائم ہو گئی۔

چونکہ غیر اسرائیلی اقوام شرعی احکام کو اپنانے کے لئے تیار نہ تھیں اسلئے پولوس مقدس نے حلت و حرمت کا مسئلہ ہی ختم کر دیا اور اس بارہ میں کلیتہً مادر پدر آزادی دے دی گئی چنانچہ وہ رومیوں کو لکھتا ہے:-

> "میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی چیز بذاتِ خود حرام نہیں بلکہ جو اسے حرام سمجھتا ہے اس کے لئے حرام ہے ...... کیونکہ خدا کی بادشاہت کھانے پینے پر نہیں۔"
>
> (رومیوں ۱۴ : ۱۴ تا ۲۱)

یہ کہنا کہ پولوس نے ایسا روح القدس کے حکم سے کیا تھا غلط ہے۔ سابقہ انبیاء کے

علاوہ خود حضرت مسیحؑ نے جن باتوں پر زور دیا ہے وہ کیسے منسوخ ہو سکتی تھیں۔ پولوس نے سوٗر اور شراب وغیرہ کو جو ردّی استعمال کرنے تھے حلال وجائز قرار دے دیا حالانکہ مسیح علیہ السلام نے ان کو حرام قرار دیا ہے۔ بہرحال پولوس کی تعلیم مسیحؑ کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ یہ مسیح کا حواری وشاگرد نہ تھا بلکہ آپؑ کا معاند تھا۔ اس نے چالاکی سے مسیح کی تعلیم کو بدل ڈالا۔ شریعت کو بیکار ٹھیرایا۔ مسیح کو لعنتی قرار دیا۔ ابدی ختنہ کو اڑا دیا۔ مسیح کے حکم وعمل کے خلاف غیر اقوام کو تبلیغ کی۔ مسیحؑ کو حقیقی خدا قرار دے کر تثلیث ایجاد کی۔ اس نے اپنے آپ کو خدا کی بجائے (دھوکا دینے کے لئے) مسیح کا بندہ کہا۔ چیزوں کی حلت وحرمت کی تنسیخ کر کے پاک وناپاک کا اور مفید وغیر مفید کا امتیاز اڑا دیا۔ غرضیکہ عیسائیت کو یکسر بدل ڈالا اور اپنے من گھڑت خیالات کی ترویج کی۔ اور عالم عیسائیت نے اس حقیقت کو نہ سمجھا۔ بلکہ الٹا اسے مقدس وجود قرار دے کر اس کے باطل خیالات کو اچھالا۔ مگر یہ کب تک چل سکتا تھا خدا تعالےٰ کے برحق مسیحؑ ثانی نے آ کر اس کا پردہ چاک کر دیا اور اس کے ڈھول کا پول کھول کر رکھ دیا چنانچہ اب محققین بھی آپؑ کی اس تحقیق کی طرف آ رہے ہیں اور پولوس کی اس ظالمانہ کرتوت سے پردہ اٹھا رہے ہیں۔ مگر سوائی عالم عیسائیت تاحال اپنے آزادی کے نشے میں مگن ہے۔ اور حقیقت حال کی طرف رجوع کرنے سے عمداً گریز اختیار کر رہا ہے۔ حالانکہ پولوس کی ان کرتوتوں کے بارے میں خود اس کا اپنا بیان نئے عہد نامہ میں موجود ہے جو ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔

پولوس کی چالیں

پولوس اپنی چالوں کا اعتراف کرتے ہوئے خود لکھتا ہے کہ:-

"میں یہودیوں کے لئے یہودی بنا تاکہ یہودیوں کو کھینچ لاؤں۔ جو لوگ شریعت کے ماتحت ہیں ان کے لئے میں شریعت کے ماتحت ہُوا تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو کھینچ لاؤں۔ اگرچہ خود شریعت کے ماتحت نہ تھا۔ بے شرع لوگوں کے لئے بے شرع بنا تاکہ بے شرع لوگوں کو کھینچ لاؤں۔ کمزوروں کے لئے کمزور بنا تاکہ کمزوروں کو کھینچ لاؤں۔ میں سب آدمیوں کے لئے سب کچھ بنا ہُوا ہوں تاکہ کسی طرح سے بعض کو بچاؤں"

(۱ کرنتھیوں ۹: ۲۰-۲۳)

اس سے ظاہر ہے کہ پولوس نے یہ دوغلی چالیں لوگوں کو اپنے من گھڑت خیالات کی طرف کھینچنے کے لئے اختیار کی تھیں نہ کہ مذہب وشریعت پر چلانے کے لئے۔ بلکہ مذہب وشریعت سے آزاد کر کے لامذہب و بے دین بنانے کے لئے یہ رویّہ اپنایا تھا۔ غرضیکہ اس نے ہر طرح چالاکیوں سے کام لیا یہ سب سیاسی چالیں اپنی جماعت کو بڑھانے کے لئے اختیار کی تھیں جس کے نتیجہ میں اسے اصل مسیحیت سے ہاتھ دھونا پڑا۔ غرضیکہ پولوس کی منافقانہ فریب کاریوں کا نتیجہ موجودہ عیسائیت ہے۔ پولوس کی ایک مکاری یہ تھی کہ اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو باوجود خدائی وعدہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے کے صرف جسمانی طور پر قرار دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہؑ کی دعا قبول کی اور لڑکے کی بشارت دی اور فرمایا اس کا نام اسماعیل رکھنا (ملاحظہ ہو پیدائش تورات باب ۱۶) خدا تعالےٰ کے فرشتہ نے اسے یہ وعدہ دیا تھا۔ خدا کا یہ وعدہ پورا ہُوا مگر پولوس کا ظلم ملاحظہ ہو کہ وہ خدا کے اس وعدہ کے مطابق پیدا ہونے والے لڑکے کو بیکار کرنا چاہتا ہے۔ لکھتا ہے:-

"ابراہیم کے دو بیٹے تھے۔ ایک لونڈی سے دوسرا آزاد سے مگر لونڈی کا بیٹا جسمانی طور پر اور آزاد کا بیٹا وعدہ کے سبب سے پیدا ہُوا۔"

(گلیتون ۴: ۲۲-۲۳)

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت ہاجرہ کا بیٹا حضرت اسماعیل اور حضرت سارہ کا بیٹا حضرت اسحاق دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے نتیجہ میں پیدا ہوئے تھے۔ مگر مکار پولوس یہاں بھی اپنی مکاری سے باز نہیں آیا اور حضرت اسمٰعیل کو غیر موعود قرار دے کر ان کی عظمت کو باطل کرنا چاہتا ہے اور نہیں سوچا کہ دنیا اسے پرلے درجے کا مکّار فریبی اور جعلساز سمجھے گی۔ اور یہ جعلسازی الٹ کر خود اس کے اپنے اوپر پڑے گی۔

مذکورہ امور سے صاف عیاں ہے کہ موجودہ عیسائیت پولوس کی ایجاد کردہ ہے اور حضرت مسیحؑ کی تعلیمات سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر اس حقیقت کا انکشاف فرمایا۔ کسرِ صلیب کے لئے آپؑ کا یہ حربہ کامیاب حربہ ہے جس کے سامنے عالم عیسائیت کبھی ٹھہر نہیں سکتا۔ مسیحؑ کی حقیقی ابنیت باطل ہے۔ تثلیث باطل ہے کفارہ باطل ہے۔ مسیحؑ کی صلیبی موت باطل ہے۔ مسیح کی ملعونیت باطل ہے۔ عالم عیسائیت کی نجات باطل ہے ایسا ہی اس کی تنسیخ شریعت وعمل سے آزادی باطل ہے اور خدائی لعنت کا باعث ہے۔

پولوسی عقاید اور موجودہ عیسائیت کی حقیقت کے بیان کے بعد اب ہم پادری عبدالحق صاحب کی باتوں کے جواب کی طرف رجوع کرتے ہیں اور مسیحؑ کی صلیبی موت کا جائزہ لیتے ہیں

پادری عبدالحق صاحب حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت اور پھر اس کے بعد ان کے زندہ ہو جانے کے جواز کی عقلی دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ:-

"موجودات میں سے کوئی جزئی بھی موت پر غلبہ کی استعداد نہیں رکھتی تو مابعد موت کے بعد زندگی کا عقیدہ محض وہم پر مبنی ٹھیرے گا۔ کیونکہ خارجی کوئی جزئی ایسی موجود نہیں جو خود بطالت دُنیا کے قبضہ سے چھوٹ کر غیر فانی ہو چکی ہو۔ اور دوسری جزئیوں میں بقائی تاثیر کا سبب ٹھیر سکے۔ جبکہ خارج میں کوئی جزئی ایسی زندگی نہیں رکھتی جس میں موت پر غالب آنے کی استعداد ہو تو از روئے استدلال انی (یعنی مخلوقات سے خالق پر استدلال) خدا کے حیّ وقیوم اور غیر فانی وباقی ہونے کا عقیدہ وہم محض پر مبنی ٹھیرے گا کیونکہ کائنات خارجہ میں اس کی کوئی گواہی نہیں پائی جاتی۔" (رسالہ صفحہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء)

اصل بات یہ ہے کہ پادری صاحب کے اس وہم کا ازالہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے چودہ سو سال قبل کر رکھا ہے کہ اس نے موت کے بعد چیزوں کو زندگی دی ہے۔ سورہ بقرہ میں فرمایا کہ کُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ کہ تم سبھی پہلے موت کے نیچے تھے اور کلیتہً مردہ تھے پھر اس نے تم کو پیدا کیا اور زندہ کر کے دنیا میں لے آیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہر انسان موت کے قبضہ سے چھوٹ کر آیا ہے۔ اس کے بعد پھر اس پر موت، اور حیات کا دور آئے گا۔ سب افراد موت پر غالب آ کر خدا کے حکم سے معرض وجود میں آئے ہیں پس مسیحؑ کا مر کر جی اٹھنا کائنات عالم میں بقا اور دائمی زندگی کے افادہ کا سبب ٹھیرنے کے لئے ضروری نہیں۔ مر کر جی اٹھنا مسیح کے لئے خاص نہیں۔ تمام انسان اول مردہ تھے پھر خدا نے ان کو زندہ کر دیا۔ کوئی فرد بھی اس سے خالی نہیں۔ بائیبل میں دوسرے کئی مُردوں کا زندہ ہونا بھی لکھا ہے۔ اس لئے بھی یہ مسیحؑ کی خصوصیت نہ رہی پھر صلیبی موت جی اٹھنا بے دلیل ہے نئے و پرانے عہد نامے میں مسیحؑ کی صلیبی موت کے خلاف حوالے موجود ہیں

۲۔ پادری عبدالحق صاحب صلیبی لعنتی موت کی جس کا اعتراف پولوس نے ۳-۱۳ گلیتون میں کیا ہے یہ تاویل کرتے ہیں کہ جن اعمال کو لعنت کا باعث قرار دیا گیا ہے ان میں سے کسی کا بھی ارتکاب مسیحؑ نے [illegible] نہ کیا تھا اس لئے وہ لعنتی وملعون نہ تھا۔ اس لئے پولوس کے گلیتون والے حوالے کا مدعا یہ ہے کہ پولوس یہ بتاتا ہے کہ مسیحؑ نے ہمارے لئے لعنتی کی سی سزا برداشت کی۔ مگر یہ اس لئے درست نہیں کہ گلیتون والے حوالے میں یہ مضمون نہیں بلکہ لکھا ہے کہ وہ ہمارے لئے لعنتی بنا اور اس لعنت کو تورات کے حوالہ سے موید ومدلل کیا ہے۔ پولوس تورات کے حوالہ سے کہتا ہے کہ

"کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے"

اگر پولوس کا وہ منشا تھا جو پادری صاحب بتانا چاہتے ہیں تو وہ اس کے لئے مذکورہ دلیل بحوالہ تورات بیان نہ کرتا۔ پولوس کا تورات کے حوالہ کے ذریعہ سے اس لعنتی موت کو مدلل کرنا پادری صاحب کی تاویل کو باطل ٹھیراتا ہے۔

باقی رہی پادری صاحب کی طرف سے پولوس کی یہ تحریر کہ

"جو کوئی خدا کے رُوح کی ہدایت سے بولتا ہے وہ نہیں کہتا کہ یسوع ملعون ہے" (۱ کرنتھیوں ۱۲: ۳)

اور اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ پولوس مسیحؑ کو لعنتی نہ کہتا تھا اس لئے درست نہیں کہ اس کی یہ تحریر گلیتون والی تحریر سے قبل کی ہے۔ والی تحریر میں اس نے یہود کے دلائل سے متاثر ہو کر مسیح کو ملعون قرار دے دیا اور اس ملعونیت کی دلیل بھی وہی بیان کی ہے جو یہود کی طرف سے پیش کی جاتی تھی۔ پولوس کو یہود کی اس دلیل کا کوئی جواب نہ سُوجھا۔ اگر پولوس کے نزدیک مسیحؑ ملعون نہ ہوتا تو وہ یہ کہتا کہ اس نے لعنت والا کوئی کام نہیں کیا اس لئے وہ لعنتی نہ تھا۔ مگر وہ اس کے برخلاف یہ کہتا ہے کہ مسیحؑ ملعون بنا اور اس ملعونیت کی یہ دلیل دی کہ تورات میں لکھا ہے کہ

"جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے"

پادری صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ

"مقدس پولوس نے شریعت کے نوشتہ کا حوالہ دیا ہے" (صفحہ ۲۴ کالم ۲)

شریعت کے نوشتہ کا حوالہ پولوس نے مسیحؑ کی لعنتی موت کے لئے بطور دلیل پیش کیا ہے۔ پادری صاحب کو معلوم ہونا چاہئیے کہ پولوس اپنے سابقہ موقف سے اسی طرح ہٹ گیا تھا جس طرح کئی دوسری باتوں سے منحرف ہو کر مسیحؑ کے مسلک کے خلاف چلنے لگ گیا تھا۔ پادری صاحب خود لکھتے ہیں کہ

"قائل کی منشا کے خلاف اس کے قول کی تاویل کرنا بددیانت اور بے ایمان لوگوں کا کہنا ہے (ایضاً)"

ہاں ہم احمدی مانتے ہیں کہ ہمارے نزدیک مسیحؑ نے کوئی لعنتی کام نہ کیا تھا وہ صلیبی لعنتی موت سے بچا لیا گیا تاکہ اس کا کاذب ہونا ثابت نہ ہو سکے

(باقی)

صوبہ اڑیسہ کا تبلیغی و تربیتی دورہ - بقیہ صفحہ اول

آپ نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے دعووں پر مختصر رنگ میں روشنی ڈالی

اس کے بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے اپنی تقریر شروع کی۔ آپ نے فرمایا کہ ازل سے خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ وہ دنیا کو راہ راست پر لانے کے لئے ہر زمانہ میں رشی اوتار وغیرہ مبعوث فرماتا رہا ہے۔ اس زمانہ میں بھی جبکہ ہر طرف ضلالت اور گمراہی کا دور دورہ ہے خدا تعالیٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق تمام اقوام عالم کے لئے ان کے موعود اوتار حضرت مرزا غلام احمد القادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آخر میں فاضل مقرر نے حضرت اقدس علیہ السلام نے باہمی محبت و اخوت اور رواداری کے قیام کے لئے جو سنہری تعلیمات اور اصول بیان فرمائے ہیں ان کا ذکر فرمایا۔

مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب مبلغ بھدرک نے اڑیہ زبان میں کلجگ کے اوتار کی آمد کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے مختلف مذاہب میں پائی جانے والی بشارتوں کا ذکر کیا جو آخری زمانہ کے موعود اقوام عالم کے متعلق تھیں۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب ایم بی بی ایس نے صداقت احمدیت کے عنوان پر اڑیہ میں نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے نے بنگلہ زبان میں امن عالم کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششوں اور ان میں کامیابی کے بارہ میں تقریر کی۔

بعد میں خاکسار محمد عمر نے عقاید احمدیت کے عنوان پر تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کے عقاید اور بعض اختلافی مسائل پر مختصر طور پر روشنی ڈالی گئی۔ بعد ازاں مکرم شمس الدین خان صاحب نے ایک نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقریر کی۔ آپ نے اپنے مخصوص دل نشین انداز میں احمدیت کی صداقت بیان کی اور سامعین مسلمانوں اور ہندوؤں اور دیگر مذاہب کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو محبت بھرے انداز میں اپیل کی کہ اس محبت، پیار اور امن و شانتی والے پیغام کو سنیں اور صدق دل سے اس کو قبول کریں تاکہ دنیا میں حقیقی امن قائم ہو۔ محترم مولانا امینی صاحب کی تقریر کے بعد سامعین میں سے ایک معزز ہندو بھائی رام چندر ملک سابق ممبر پارلیمنٹ نے اڑیہ میں تقریر کی اور کہا کہ تاراکوٹ کے رہنے والے واقعی بڑے خوش قسمت ہیں جنہیں جماعت احمدیہ کے ان علمائے کرام کی محبت و پیار بھری تقریریں سننے کا موقع ملا جو بمبئی کلکتہ مدراس وغیرہ دور دراز علاقوں سے ہمارے پاس آئے ہیں۔ لیکن مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ دھرم کی باتیں سننے سے لوگوں کو روکا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ احمدی لوگ بے دین اور کافر ہیں۔ آج ہم پر واضح ہو چکا ہے کہ جماعت احمدیہ کے بانی بلند پایہ شخصیت کے مالک تھے اور ان کے بیان فرمودہ اصول بہت ہی اونچے اعلیٰ اور ارفع ہیں۔ اور ان پر چلنے کے نتیجہ میں باہمی محبت و اخوت اور رواداری حاصل ہوتی ہے

اس کے بعد شری دینو بندھو بتری نے کہا کہ آجکل کے زمانہ میں جبکہ امریکہ اپنے حریف ملک روس کی طرف دوستی کا قدم بڑھا سکتا ہے تو یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ ہم اکٹھے رہتے ہوئے بھی باہمی مذہبی اختلافات کو قائم رکھیں۔ جماعت احمدیہ کے نمایندوں نے ہمیں جو باتیں بتائی ہیں وہ ہمیں قابل عمل معلوم ہوتی ہیں۔ میں ان مسلم بھائیوں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ آپ لوگ جماعت احمدیہ کے قریب آنے اور ان کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

آخر میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے جناب ڈاکٹر بھنگو ان صاحب نے کہا کہ اس قسم کے جلسے ہر گاؤں ہر گلی اور مقام میں ہونے ضروری ہیں تاکہ لوگوں کے خیالات میں خوشگوار تبدیلی پیدا ہو۔ حضرت مرزا صاحب کی باتیں واقعی ہمارے دلوں کے اندر گہرا اثر پیدا کرنے والی ہیں

صدارتی تقریر کے بعد محترم مولانا امینی صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح نہایت خیر و خوبی سے رات کے گیارہ بجے یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ مسلمانوں نے جلسہ کا بالکل بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ تاہم چند روشن دماغ اور وسیع الخیال مسلمانوں نے جلسہ میں شرکت کی۔ نیز ہندوؤں نے کثیر تعداد میں شریک ہو کر جلسہ کی رونق بڑھائی۔ جلسہ اور دیگر انتظامات کی تکمیل کے لئے بھدرک، کٹک، سونگڑہ اور کیرنگ سے تشریف لائے ہیں ہمارے مخلص نوجوان بھائی تشریف لائے اور تمام انتظامات کو باحسن سرانجام دیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

تبلیغی جلسہ بھدرک

تاراکوٹ کے کامیاب جلسہ سے فارغ ہو کر اراکین وفد احباب جماعت بھدرک کے ساتھ بذریعہ موٹر کار روانہ ہوئے۔ اور رات کے ایک بجے کے قریب بھدرک پہنچے۔

یہاں پر دوسرے دن یعنی ۲ر جون کو بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ رکھا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کو خوب محنت سے آراستہ کیا گیا تھا۔ لاؤڈ سپیکر وغیرہ کا معقول انتظام تھا۔ محترم الحاج حکیم محمد دین صاحب کی زیر صدارت مکرم غلام مرتضیٰ صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم عبد الحکیم خاں صاحب کی نظم کے بعد اراکین وفد کی گل پوشی کی گئی۔ بعد ازاں تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جگہ جماعت احمدیہ قائم ہوئے ۶۰ سال سے زاید عرصہ ہوا ہے۔ اس ساٹھ سال کے عرصہ میں اڑیسہ کے غیر احمدی علماء نے مسلم عوام کو جماعت کے خلاف ورغلانے کی بہت کوشش کی اور اس طرح یہاں سے احمدیت کو ختم کرنے کے لئے پوری طرح کمربستہ رہے۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف ہی اٹھتا چلا گیا۔ اور مخلصین جماعت میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔ اس طرح ان کی تمام کوششیں ناکام و نامراد ہوتی رہیں۔ بالآخر حال ہی میں اس علاقہ میں تقریر کرتے ہوئے ایک مولوی صاحب یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ احمدیت کو ختم کرنا ہمارے بس کی بات نہیں۔ خدا ہی کچھ انتظام کرے تو کرے۔ موصوف نے اپنی تقریر کے آخر میں مسلمانوں سے اپیل کی کہ یہ علم و روشنی کا زمانہ ہے اس لئے آپ دل و دماغ کو وسیع کر کے صدق دل سے احمدیت کا مطالعہ کریں اور اس صداقت کو قبول کرنے کی کوشش کریں

اس کے بعد ایک چھوٹی بچی عزیزہ مطہرہ خاتون نے نہایت خوش الحانی سے ایک نظم سنائی۔

نظم خوانی کے بعد خاکسار نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ ایک فرد کی سیرت نہیں بلکہ ایک تاریخی طاقت کی داستان ہے جو ایک انسانی پیکر میں جلوہ گر ہوئی۔ انسانیت اپنے کمالات کے جس آخری نقطہ تک پہنچ سکتی ہے وہاں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت شروع ہوتی ہے۔ خاکسار نے حضرت رسول پاک صلعم کے عشق الٰہی اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے متعدد واقعات بیان کرنے کے بعد بتایا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اتنا بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ آپ کی کامل پیروی اور فنافی الرسول کے ذریعہ ایک شخص نبوت کے مقام پر فائز ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوٰئے نبوت کی حقیقت اور احمدیت کی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے اہل بھدرک کو اپیل کی کہ آپ نے ۱۹۵۸ء میں جماعت احمدیہ کے ساتھ مناظرہ کر کے بھی دیکھا اور ۱۹۶۰ء میں مباہلہ کر کے بھی دیکھا۔ اور ان کے نتائج بھی آپ کے سامنے ہیں۔ اب بھی صداقت کا انکار کرنا درحقیقت بدقسمتی کی بات ہے۔

اس کے بعد مکرم محمد شمس الدین صاحب تاراکوٹ نے ایک عمدہ نظم سنائی۔ اور پھر محترم مولانا امینی صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر ایک علمی اور پُر از معلومات تقریر کی جس میں آپ نے نہایت موثر انداز میں مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں آپ نے ختم نبوت کی حقیقت اور وفات مسیح علیہ السلام کے بارے میں قرآن و حدیث میں سے کئی دلائل پیش فرمائے۔

اس دلچسپ تقریر کے بعد ڈاکٹر طارق احمد صاحب ایم بی بی ایس نے اڑیہ زبان میں صداقت احمدیت کے بارہ میں اپنی تیار کردہ نظم سنائی۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے نے بنگلہ زبان میں تقریر کرتے ہوئے اپنے قبول احمدیت کے واقعات نہایت ایمان افروز انداز میں بیان فرمائے۔

اس کے بعد مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ بھدرک نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اس کی تشریح کی۔ اور آیت اھدنا الصراط کی روشنی میں اجرائے نبوت کو ثابت کیا۔

آخر میں محترم صاحب صدر نے اپنی پُر از معلومات تقریر میں جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور اس کے لئے پیش آمدہ مشکلات اور ان اغراض و مقاصد کے حصول میں جو عظیم الشان کامیابی نصیب ہوئی اس کی تفصیل بیان فرمائی دعا کے بعد ½ ۱۱ بجے یہ جلسہ بھی نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا

یہ بات قابل ذکر ہے کہ دن کے وقت اتفاق سے یہاں کے ایک مشہور دیو بندی عالم مولوی عرفان علی صاحب سے محترم مولانا امینی صاحب کی ملاقات ہوئی۔ اس وقت خاکسار بھی موجود تھا۔ ان سے ایک آیت قرآنی اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى (الزمر) کی بنیاد پر بحث چھڑ گئی۔ بات یوں شروع ہوئی کہ دیو بندی مولوی صاحب نے مذکورہ آیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جو شخص فوت ہو جاتا ہے وہ واپس نہیں آ سکتا اس لئے وفات شدہ بزرگوں کی قبروں پر جا کر مرادیں مانگنا اور ان سے دعائیں کرنا حرام اور شرک ہے محترم مولانا امینی صاحب نے ان کے اس استدلال کو تسلیم کرتے ہوئے ان سے دریافت کیا کہ آپ لوگ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے

ہوئے کہ آپ مردے زندہ کیا کرتے تھے مذکورہ آیت کی روشنی میں جبکہ ایک مردہ شخص میں دوبارہ روح نہیں ڈالی جا سکتی حضرت عیسیٰ کے مردہ زندہ کرنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ مولوی صاحب موصوف سے اس کا جواب نہ بن پڑا۔ اور مختلف قسم کی آئیں بائیں شائیں کرنے لگے۔ اس گفتگو کے موقع پر چند غیر احمدی افراد بھی موجود تھے۔ بالآخر جب ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو انہیں مزید سوچنے اور غور کرنے کا موقع دیا گیا اور ہم دونوں واپس آ گئے۔

جب کھدرک کے جلسہ سے فارغ ہو کر مورخہ ۳ جون کی صبح کو اراکین وفد کٹک کے لئے روانہ ہونے کو تیار ہی تھے کہ مولوی عرفان صاحب تشریف لائے اور کل کی بحث پھر چھیڑنے لگے انہیں قرآن کریم کی دیگر آیات کی روشنی میں خوب سمجھایا گیا اور وہ ہر طرف سے خاموش اور لاجواب ہو گئے۔

اس کے بعد ہمارا وفد کٹک کے لئے بذریعہ موٹر کار روانہ ہوا۔

کٹک میں تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ کٹک اور او۔ایم۔پی کے زیر اہتمام مورخہ ۳ جون ۱۹۷۲ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب و عشا بمقام ماری سیلوا سدن ہال ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم حکیم محمد دین صاحب انچارج مبلغ صوبہ اڑیسہ و بنگال منعقد ہوا مکرم مولوی عزیز الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم نصیر الدین صاحب اور مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ مکرم سید فرید الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ نے ایک سپاسنامہ پڑھ کر سنایا جس میں جماعت احمدیہ کٹک، خاص طور پر مجلس خدام الاحمدیہ کی تبلیغی تربیتی اور تعلیمی سرگرمیوں کا اور مجلس کے مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا ذکر کیا۔ جو نہایت امید افزا اور خوشکن تھا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین۔

اس کے بعد مکرم ماسٹر شرق علی صاحب ایم اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری تبلیغ کلکتہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے خدام الاحمدیہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی

اس کے بعد دوسری تقریر خاکسار کی ہوئی خاکسار نے شجرۂ طیبہ کی تشریح کرنے کے بعد اس کے چار ادوار یعنی اَخْرَجَ شَطْأَهٗ ... الخ کا ذکر کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے سلسلہ کے متعلق جو فرمایا تھا کہ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو وہ تخم میرے ہاتھ سے بویا گیا اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور اس کی شاخیں تمام دنیا میں پھیل جائیں گی (مفہوم) اس کو ان چار ادوار سے تطبیق دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کو پیش آمدہ چار ادوار کا ذکر کیا۔ نیز اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر سے

کبھی آدم کبھی موسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

سنا کر اور تاریخی شواہد سے بتایا کہ یہ دور ابراہیمی دور ہے۔ جس کے ساتھ کئی بشارتیں وابستہ ہیں۔ ان بشارتوں کو نزدیک لانے کے لئے ابراہیمی قربانی کی بھی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں خاکسار نے خدام الاحمدیہ کے عہد کی یاد دلائی

آخر میں محترم صدر صاحب نے سپاسنامہ میں بیان کردہ بعض مطالبات کے بارے میں بہترین رہنمائی فرمائی۔ اس سلسلہ میں آپ نے مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ہوشیار اور ذہین بچوں کو قادیان بھیجنے اور تحریک وقف عارضی میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے اور

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

کے مطابق زیادہ سے زیادہ تعداد میں قادیان جانے کی تلقین کی۔ آپ کی تقریر احباب جماعت میں خاص کر نوجوانوں کے اندر ایک نئی روح پیدا کرنے والی تھی۔

اس پُر از معلومات تقریر کے بعد جماعت احمدیہ کٹک کے صدر محترم سید عبد القدیر صاحب نے سب کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد دعا ہوئی اور یہ تربیتی اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا پردہ کی رعایت سے کثیر تعداد میں احمدی مستورات نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔

جلسہ کے دوران تمام سامعین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ دوسرے دن احباب جماعت سے انفرادی طور پر ملنے اور انفرادی تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ نیز ایک تقریب رخصتانہ میں بھی اراکین وفد نے شرکت کی۔

درخواستِ دعا

۱۔ عزیزم میر عبد الحمید صاحب باڑی پورہ کشمیر بی اے کا امتحان دے چکے ہیں۔ ریاضی کا پرچہ یونیورسٹی کے اعلان کے مطابق دوبارہ ہوگا ان کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب دعا فرماویں۔

خاکسار فیض احمد گجراتی درویش

ہفتہ قرآن مجید

حسب اعلان یکم جولائی تا ۷ جولائی تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ ہفتہ قرآن مجید منائیں۔ مقررہ عنوانات پر روزانہ کسی وقت جلسہ کر کے دس دس پندرہ پندرہ منٹ کی تقاریر کی جائیں اور بعد میں اس کی رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

سیکرٹریان مال سے ایک ضروری گزارش

بدر کے اسی شمارہ میں شائع ہونے والا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خطبہ ضرور پڑھا جائے

ہمارے نئے مالی سال کے دو ماہ گزر رہے ہیں۔ بعض جماعتوں کی طرف سے چندہ جات کی رقوم خدا کے فضل سے حسب سابق باقاعدگی سے وصول ہو رہی ہیں اور نظارت ہذا ان کی اس باقاعدگی اور فرض شناسی کے لئے ان کی ممنون ہے۔ بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے ان دو ماہ میں کوئی چندہ نہیں آیا۔ ان کو خطوط کے ذریعہ سے توجہ دلا دی گئی ہے

اسی سلسلہ میں حسن اتفاق سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک نہایت قیمتی خطبہ بدر کے اسی شمارے میں شائع ہو رہا ہے جس میں حضور انور نے چندہ جات کی وصولی کے لئے زریں نصائح فرمائی ہیں جن پر عمل کر کے چندہ جات کی وصولی صحیح رنگ میں کی جا سکتی ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے زمینداروں اور کاشتکاروں سے تو بالعموم ششماہی چندہ وصول ہوتا ہے اور ان کی حد تک یہی طریق درست ہے۔ لیکن ملازم پیشہ یعنی ماہوار تنخواہ پانے والے چندہ دہندگان سے ماہوار وصولی کا انتظام ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ایک ماہ بھی وصولی کا انتظام نہ ہو سکے تو اگلے ماہ دو مہینوں کا چندہ ادا کرنا ان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر محض کسی سیکرٹری مال کی سستی کے باعث ماہوار تنخواہ پانے والے کسی دوست کا چندہ وصول نہ ہو تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اگلے مہینے اس پر دو ماہ کے چندہ کا بوجھ پڑ جائے گا جو اس کی طاقت سے زیادہ ہوگا

اس کے ساتھ ہی چندہ دینے والے بھائیوں اور بہنوں کا بھی فرض ہے کہ اگر کسی وجہ سے مقامی سیکرٹری مال ان کے پاس بروقت نہ پہنچ سکیں تو وہ آئندہ ماہ کے ڈبل بوجھ سے بچنے کے لئے خود ان کے پاس پہنچ کر چندہ ادا کر دیں۔ اس طرح وہ دوہرے ثواب کے مستحق قرار پائیں گے۔ کیونکہ چندے کے ساتھ وہ اپنا وقت بھی قربان کریں گے

سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضور انور کے اس خطبہ کو غور سے بالاستیعاب پڑھیں اور حضور کی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیں تاکہ وہ مالی سال کے آخر تک اپنے فرائض بہتر رنگ میں ادا کر سکیں

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ سب کا معین و ناصر ہو۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

جماعت احمدیہ حاجی پور مغربی بنگال کا خصوصی اجلاس

مورخہ ۶ جون ۱۹۷۲ء کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ حاجی پور کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کی زیر صدارت ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا

اجلاس کی کارروائی مکرم محمد اکبر علی صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے آغاز پذیر ہوئی۔ مکرم محمد یار علی صاحب نے افتتاحی تقریر کی جس میں انہوں نے مہمان خصوصی محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے حسن کردار اور بنگالی زبان میں مقبول عام تحریرات کا تعارف پیش کیا۔

بعدہٗ محترم صدر مجلس نے حاضرین کو ایک دلچسپ اور پُر از معلومات خطاب سے نوازا جس میں خطبۂ استقبالیہ کا جواب دینے کے بعد احباب جماعت کو قرآن کریم کے علوم سیکھنے، ان پر عمل پیرا ہونے اور پھر انہیں غیروں تک پہنچانے کی تلقین کی۔

ساڑھے آٹھ بجے شب اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حاجی پور۔ ۲۴ پرگنہ

اظہار تشکر اور درخواست دعا

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ کی خصوصی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے لڑکے عزیز عرفان احمد محمود کو مدراس یونیورسٹی کے ایس ایس ایل سی کے امتحان میں نمایاں کامیابی سے نوازا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ عزیز موصوف کو کالج میں داخلہ مل گیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور ... مقاصد کو بار آور کرے۔ آمین۔

خاکسار برکت علی انعام درویش قادیان

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کسی قسم کا کوئی اعتراض ہو تو وہ اپنے اعتراض کی تفصیل سے تاریخ اشاعت وصایا سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۴۹ :- میں عائشہ صدیقہ زوجہ احسان اللہ ٹاک قوم سامان پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن باڑی پورہ ڈاک خانہ خاص ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ مارچ ۱۹۷۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-
اس وقت میری غیر منقولہ جائداد کچھ نہیں ہے۔ میری منقولہ جائداد کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ (۱) اشرفی طلائی (پونڈ) ۵ عدد قیمت ۷۵۰ روپے (۲) سیٹ طلائی۔ ہار ایک عدد۔ بندے ایک جوڑا انگوٹھی ایک عدد قیمت ۱۰۰۰ روپے۔ (۳) کڑے طلائی دو عدد قیمت ۳۰۰ روپے (۴) انگوٹھی طلائی دو عدد قیمت ۲۰۰ روپے۔ (۵) کنگھی و سرمہ دانی نقرہ قیمت ۶۰ روپے (۶) رسٹ واچ قیمت ۱۵۰ روپے میزان ۲۴۶۰ روپے۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر واجب الادا بذمہ شوہر مبلغ ۱۵۰۰ روپے ہے۔ کل میزان ۳۹۶۰ روپے۔ اس کے علاوہ میں محکمہ تعلیم میں بطور استانی بھی کام کرتی ہوں جہاں مجھے ماہانہ مشاہرہ ملتا ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد اور اپنی تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرا ارادہ ہے کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنا حصہ جائداد اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں گی۔ اس کے علاوہ میری وفات پر میری جو بھی جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
الامۃ عائشہ صدیقہ موصیہ گواہ شد احسان اللہ ٹاک خاوند موصیہ۔ گواہ شد حکیم میر غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باڑی پورہ

وصیت نمبر ۱۳۸۵۱ :- میں صغریٰ بیگم زوجہ جبرئیل خاں قوم پٹھان پیشہ زمینداری عمر تیس سال پیدائشی احمدی ساکن ارکہ پٹنہ ڈاکخانہ خاص ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-
حق مہر بذمہ خاوند ۷۵۰ روپے۔ کرن پھول سونے کے قیمت اندازاً ایک صد پچاس روپے۔ بازو بند چاندی کی قیمت اندازاً پچاس روپے۔ دیگر چاندی کی اشیاء قیمت اندازاً پچاس روپے۔ میزان ۱۰۰۰ روپیہ مبلغ ایک ہزار روپیہ کی جو میری کل جائداد ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اپنی زندگی میں ۱/۱۰ حصہ ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ اور کوئی جائداد اگر پیدا کروں گی تو انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کو اطلاع دوں گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
الامۃ صغریٰ بیگم موصیہ گواہ شد جبرئیل خاں خاوند موصیہ جماعت احمدیہ ارکہ پٹنہ۔ گواہ شد رحمت خاں سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ ارکہ پٹنہ۔ گواہ شد محمد کمال سیکرٹری تبلیغ بخط زبان اڑیہ

وصیت نمبر ۱۳۸۵۲ :- میں رابعہ خاتون زوجہ مشرف علی صاحب قوم ملا پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۶۵ء ساکن رائے چرن گھوش لین ۳۰/۱۷ ڈاکخانہ کلکتہ ۳۹ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-
میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ زر مہر مبلغ ۱۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیورات مبلغ دو صد روپے کے ہیں مجھے اس کے علاوہ کوئی آمدنی نہیں ہے۔ مبلغ ۱۷۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور زندگی میں ہی ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ اگر میں زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور بوقت وفات جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
الامۃ رابعہ خاتون بحروف انگریزی گواہ شد مشرف علی شوہر موصیہ 30/17 Raicharan Ghosh Lane Calcutta -39 گواہ شد عبدالمجید وہرہ احمدی

وصیت نمبر ۱۳۸۵۳ :- میں غلام حیدر خاں ولد حاتم خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۵ء ساکن کلکتہ ڈاک خانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-
میری جائداد غیر منقولہ دو مکان ایک واقعہ ۱۴ کوپتیپ چندر سین سٹریٹ کلکتہ ۹۔ دوسرا مکان ۱۸ گرش دو پارتی لین کلکتہ ۹ میں ہے جس کی مالیت ۱۵۰۰۰ روپے ہے اور ایک چھاپہ خانہ بنام اجیر آرٹ پریس ۱۴ کوپتیپ چندر سین سٹریٹ کلکتہ ۹ میں ہے اور دوسرا چھاپہ خانہ جی ایم آرٹ پریس ۱۸ گرش دو پارتی لین کلکتہ ۹ میں ہے۔ دونوں پریسوں کی مالیت بھی ۱۵۰۰۰ روپے ہے۔ ایک مکان واقعہ سلیم آباد ضلع بردوان ڈاک خانہ دتھانہ جمال پور میں ہے جس کی مالیت ۱۰۰۰ روپے ہے۔ اور چار بیگھے زمین بھی واقعہ سلیم آباد ہے جس کی مالیت ۴۰۰۰ روپے ہے اس ساری جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد غلام حیدر خاں احمدی ۹/۲/۷۲ گواہ شد عبدالمجید احمدی ۱۰ بولائی دت سٹریٹ کلکتہ ۱۔ گواہ شد حکیم محمد دین مبلغ کلکتہ ۹-۲-۷۲

وصیت نمبر ۱۳۸۵۴ :- میں مشرف علی ولد مکرم منصور علی صاحب مرحوم قوم ملا پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۶۵ء ساکن رائے چرن گھوش لائن ۳۰/۱۷ ڈاک خانہ کلکتہ ۳۹ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری جائداد غیر منقولہ ایک مکان اور ۲۵ بیگھے زمین ہے جس کی مالیت ۴۵۰۰۰ روپے ہے جو ہم تین بھائیوں اور ایک بہن کے درمیان مشترکہ ہے اس میں سے میرے حصہ کی جائداد ۵۰۰۰ روپے کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز مجھے ۴۰۰ روپے ماہوار ملازمت کی وجہ سے تنخواہ ملتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ تا زیست ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہوں گا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں کوئی روپیہ حصہ جائداد کے تعلق میں داخل خزانہ کروا دیتا ہوں تو اسی قدر روپیہ اس وصیت سے منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد مشرف علی 30/17 Raichur Ghosh Lane Calcutta 39
گواہ شد عبدالمجید احمدی وہرہ۔ گواہ شد محمد شمس الدین نمبر ۷۰ بی تلجلا روڈ کلکتہ ۴۶

وصیت نمبر ۱۳۸۵۵ :- میں محمد مستور ولد نظام الدین قوم بور کائی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۶۵ء ساکن رائے چرن گھوش لین ۳۰/۱۷ ڈاک خانہ کلکتہ ۳۹ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری اس وقت جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس وقت ۱۲۰ روپیہ ماہوار پر ملازم ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد محمد مستور ۳۰/۱۷ رائے چرن گھوش لین کلکتہ ۳۹ گواہ شد مشرف علی بخط بحروف انگریزی ۳۰/۱۷ رائے چرن گھوش لین کلکتہ ۳۹۔ گواہ محمد شمس الدین حیدر ۷۰ بی تلجلا روڈ کلکتہ ۴۶۔

وصیت نمبر ۱۳۸۵۹ :- میں جہاں آرا جی زوجہ سید عبدالحی صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن اور حال بھاگلپور ڈاک خانہ بھاگلپور ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میری آمدنی کوئی نہیں ہے اس کے علاوہ نہ ہی جائداد غیر منقولہ ہے۔ البتہ اپنے شوہر کی طرف سے ۳۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جائداد غیر منقولہ مندرجہ ذیل ہے (۱) دین مہر بذمہ خاوند گیارہ ہزار روپیہ ۱۱۰۰۰ روپیہ (۲) سونا زیورات کی شکل میں ۴۰ تولہ اندازاً قیمت ۸۰۰۰ روپیہ (۳) چاندی زیورات کی شکل میں ۴۰ تولہ قیمت اندازاً ۲۰۰ روپیہ۔ مندرجہ بالا جائداد جس کی کل قیمت ۱۹۲۰۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہوئی یا میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع میں مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اپنی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا
الامۃ موصیہ جہاں آرا جی۔ شاہی منزل بھاگلپور گواہ شد محمد عاشق حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانپور ملکی۔ گواہ شد مولوی جلال الدین انسپکٹر بیت المال قادیان
کل جائداد ۱۹۲۰۰ کی ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ جائداد ۱۹۲۰ روپے صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرنے کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ سید عبدالحی شوہر موصیہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے

مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی مرحوم اور جماعتِ احمدیہ

از مکرم محمد شمس الدین صاحب۔ ۱۵ — نیو ٹینگرا روڈ۔ کلکتہ — ۴۶

کلکتہ میں مولٰنا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی مرحوم ایک بڑے عالم گزرے ہیں جو اخبار روزانہ "ہند" کلکتہ کے ایڈیٹر بھی تھے۔ بڑے روشن خیال، خوش مزاج اور بے تعصب عالم تھے۔ موجودہ علماء سے ہمیشہ ہی اختلاف مسائل پر نوک جھونک رہی جس زمانہ میں لکھنؤ میں شیعہ سنیوں کے محاذ قائم تھے، مرحوم نے اخبار روزانہ ھند میں اعلان شائع کیا کہ میں چاہتا ہوں ان جھگڑوں کا خاتمہ کر دوں۔ خاکسار نے اس موقع پر "اسلام میں اختلافات کا آغاز" موصوف کی خدمت میں اس گزارش کے ساتھ پیش کی کہ اس سے آپ کے ارادہ اور پروگرام میں کچھ مدد مل سکتی ہے موصوف بہت خوش ہوئے اور شکر گزار بھی۔ جب دوبارہ ملا تو مرحوم نے بڑی خوشی و مزید شکر گزاری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا، کہ اس کتاب پر میں تبصرہ اخبار میں شائع کروں گا۔ لیکن افسوس ہے حالاتِ زمانہ نے موقع نہ دیا کہ شائع کرتے۔ لندن سے واپسی پر جبکہ آپ اسلامیہ ہسپتال کلکتہ میں زیرِ علاج تھے، تب بھی خاکسار کو بیمار پرسی کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ ایک موقع پر مولٰنا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغِ سلسلہ کو بھی ساتھ لے کر مرحوم کی بیمار پرسی کے لئے گیا۔ کتاب "نبذۃ" بھی تحفۃً پیش کی۔ جس کے مطالعہ سے وہ بہت خوش ہوئے۔ مرحوم نے اخبار روزانہ "ھند" کلکتہ میں متعدد مضامین جماعت سے متعلق شائع کئے جن میں سے چند کے تراشے اس غرض سے کہ یہ ہمارے لٹریچر میں محفوظ ہو جائیں ارسال کر رہا ہوں۔ روزانہ ہند کلکتہ اب "آزاد ہند" کلکتہ کے نام سے شائع ہو رہا ہے نام کی تبدیلی مرحوم کی زندگی میں ہوئی تھی۔ اب آپ کے صاحبزادے سعید احمد صاحب ملیح آبادی ایڈیٹر ہیں۔ آپ بھی اپنے والدِ مرحوم کی طرح روشن خیال نوجوان ہیں۔

جلسہ سیرت — جماعتِ احمدیہ کی خدمت

"کلکتہ کی جماعت احمدیہ ہر سال بڑے پیمانہ پر جلسہ سیرت منعقد کیا کرتی ہے۔ اس سال بھی اس نے البرٹ ہال میں جلسہ کا سامان کیا جلسہ کے صدر سابق میئور کلکتہ مسٹر سنتوش کمار باسو تھے۔ جلسہ بہت کامیاب رہا میں بھی حاضر ہوا تھا اگرچہ عدیم الفرصتی سے دیر تک نہ ٹھہر سکا۔

جماعت احمدیہ ایک فعال جماعت ہے کاش تمام مسلم جماعتیں ایسی ہی باعمل اور مستعد ہوتیں۔ یہ جماعت مذہبی جماعت ہے اور انتہائی جوش و خروش سے اپنی بصیرت کے مطابق سرگرمِ عمل رہتی ہے۔

میرے دل میں اس جماعت کی بہت قدر ہے۔ افسوس ہے ان مسلمانوں پر جو احمدیوں کی تکفیر کرنے میں تو پیش پیش ہیں مگر خدمتِ اسلام انجام دینے میں سب سے پیچھے ہی نہیں بلکہ سرے سے میدان چھوڑ چکے ہیں۔ کاش یہ تکفیر کرنے والے اپنے عمل سے ثابت کرتے کہ یہ بھی مسلمان ہیں۔ اگر کفر وہی ہے جو احمدی جماعت اپنی اسلامی خدمت سے دکھا رہی ہے تو مجھے بھی اپنے لئے اس کفر کی آرزو کرنا چاہیئے۔" (روزانہ ہند کلکتہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۳۸ء)

سوال کا جواب

"ایک بھائی بہت دن سے گھڑی گھڑی پوچھ رہے ہیں کہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو کیا سمجھتے ہیں؟ مجبوراً آج جواب عرض کرتا ہوں۔

دلوں کا حال تو اللہ ہی جانتا ہے لیکن جہاں تک میری واقفیت ہے میں مرزا صاحب مرحوم و مغفور کو بہت اچھا مسلمان سمجھتا ہوں۔ میں نے ان کی کتابوں میں جتنی میری نظر سے گذری ہیں کوئی بات ایسی نہیں دیکھی کہ انہیں برا سمجھوں۔ ہاں انگریزوں کے بارہ میں ان کی روش مجھے پسند نہیں آئی لیکن اجتہادی بات ہے۔ سرسید مرحوم کی روش بھی لفظوں کے الٹ پھیر سے ٹھیک وہی تھی جو مرزا صاحب مرحوم کی تھی۔

لیکن میں مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتا۔ آپ سن کے تعجب کریں گے کہ مرزا صاحب مرحوم و مغفور کی تحریروں اور ملفوظات سے کہیں زیادہ میرے دل کو اپیل ان کے صاحبزادے اور خلیفہ مرزا محمود بشیر الدین صاحب کی تحریریں اور ملفوظات کرتے ہیں۔ میں مرزا محمود صاحب کو اس زمانے کے ہندوستان میں ایک بڑی ہستی سمجھتا ہوں اور میرے دل میں کئی دفعہ یہ خیال آیا کہ مہدی اور مسیح ہونے کے دعوے باپ نے نہ کئے ہوتے، بیٹے نے کئے ہوتے۔ بیٹے کی تقریریں پڑھیے دل کو موہ لیتی ہیں۔ لیکن میں قطعی طور پر اعلان کرتا ہوں کہ سوتے جاگتے قادیانی نہیں ہوں۔ میں تو کسی اور ہی دنیا میں ہوں ؎

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی　　کچھ ہماری خبر نہیں آتی

(اخبار روزانہ ہند کلکتہ غالباً ۱۹۳۹ء : ۴)

مرزا صاحب کی شادی

"میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم و مغفور اور انکی جماعت کے بارے میں ایک دفعہ سے زیادہ اپنے بعض خیالات ظاہر کر چکا ہوں۔ آج کل کے مسلمان جیسے ہیں معلوم ہے۔ مجھ پر شک کیا جانے لگا کہ اندر اندر قادیانی بن چکا ہوں مگر اپنے آپ کو چھپا رہا ہوں۔ حالانکہ میں قادیانی یا اور کچھ ہوتا تو ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کر دیتا۔

بہر حال انہی مسلمانوں میں سے کچھ لوگ مجھے پریشان کئے ہوئے ہیں کہ موجودہ خلیفہ قادیان کی نئی شادی پر کے بارے میں کچھ لکھوں۔ مسلمانوں کی یہ ضد مضحکہ خیز ہے مجھے کیا مطلب کسی کی شادی سے؟ لیکن ہندوستان کی اسلامی دنیا سراسر مضحکہ خیز ہی ہے۔ اسی لئے مرزا محمود صاحب خلیفۂ قادیان کی شادی بھی ایک اہم مسئلہ بنا دی گئی ہے مگر میں بھانڈوں میں شامل ہونے اور مرزا صاحب کا مذاق اڑانے سے انکار کرتا ہوں۔ شادی بیاہ ہر آدمی کا نجی معاملہ ہے۔ اگر انہوں نے بڑھاپے میں اور تین بیویوں کی موجودگی میں چوتھی شادی کی ہے تو کم سے کم مسلمانوں کو اس شادی پر شور مچانے کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ اسلام کی شریعت میں یہ فعل جائز ہے اور مسلمان اکابر میں ایسی ان گنت* مثالیں ملتی ہیں۔

احمدیہ دارالتبلیغ لندن کی سرگرمیاں (بقیہ صفحہ ۲)

مورخہ ۱۱ر جون کو محترم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن کی سرکردگی میں جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے ایک وفد نے برطانیہ میں گیمبیا کے ہائی کمشنر صاحب ہز ایکسیلینسی مسٹر بوکر عثمان سیمیگا جانح H.E. MR. BOCAR OUSMAN SEMEGA JANNEH MBE. سے ملاقات کی۔ وفد میں آپ کے علاوہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نائب امام۔ مکرم عبدالعزیز دین صاحب۔ اور مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی شامل تھے۔ گیمبیا ہاؤس میں ہائی کمشنر صاحب موصوف نے وفد کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ اور قریباً پون گھنٹہ تک بڑے بے تکلفانہ انداز میں بات چیت ہوتی رہی۔ ہائی کمشنر صاحب نے بتایا کہ ایک وقت جب گیمبیا میں احمدیوں کے خلاف شورش پیدا ہوئی تو وہ اُن لوگوں میں پیش پیش تھے جنہوں نے اس شورش کی مخالفت کی۔ اس موقعہ پر آپ نے بڑی دلیری سے کہا تھا کہ جماعتِ احمدیہ جیسی پُرامن اور خادمِ خلق جماعت پر کسی قسم کی پابندیاں ہرگز مناسب نہیں ہے۔ محترم امام صاحب نے نصرت جہاں سکیم اور اس کے تحت گیمبیا میں قائم ہونے والے تعلیمی اور طبّی ادارہ جات کا خاص طور پر ذکر کیا۔ آپ نے اس موقع پر ہائی کمشنر صاحب کی خدمت میں قرآن مجید اور لندن مشن کی مطبوعات کا ایک سیٹ بھی تحفۃً پیش کیا جو انہوں نے خوشی سے وصول کیا۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ مورخہ ۲۳ر جون کو مشن میں ایک ضیافت کا اہتمام کیا جا رہا ہے اور ان دونوں ممالک کے سفراء نے شرکت کی دعوت منظور کر لی ہے۔ مورخہ ۱۵ر جون کو نائیجیریا کے ہائی کمشنر صاحب سے ملاقات کا پروگرام ہے ؛

ایک قابلِ تقلید مثال

عزیز مصلح الدین سعدی نبیرہ الحاج منشی محمد شمس الدین صاحب کلکتہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے قادیان آئے۔ عزیز موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق کہ :۔

"وقف جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچّے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اٹھائیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہوگا کہ جماعت کے بچّے بھی اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک (وقفِ جدید) کا مالی بوجھ انہوں نے اٹھا لیا ہے اور خود ان کے لئے بھی بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو کام انہوں نے آئندہ کرنے ہیں اس کے لئے تربیت کا موقع بھی مل جائے گا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے عزیز موصوف نے اپنے اخلاص اور قربانی کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اس بابرکت تحریک میں اپنے ڈبہ کو (جو عزیز اپنے ساتھ لایا تھا) ہمارے سامنے توڑ کر مبلغ ۲۰ — ۴۲ روپے چندہ وقفِ جدید کی مد میں جمع کرائے۔

میں احبابِ جماعت کو یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ ہر گھر میں اپنے بچّوں کو ایک ایک ڈبہ دے دیں تا وہ اپنے جیب خرچ سے روزانہ کچھ رقم اس ڈبہ میں ڈال دیا کریں جیسا کہ عزیز سعدی نے بیان کیا کہ رقم صرف ۲½ ماہ کی میری جمع شدہ ہے۔

مجھے امید ہے کہ بچوں کے والدین، مربیان و سرپرست صاحبان اس مبارک تجویز پر عمل درآمد کرنے کے لئے اپنے بچوں کو تحریک کریں گے تا ابھی سے ان کے اندر ایثار اور قربانی کی رُوح پیدا ہو۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

* شائیں ملتی ہیں — نجی معاملات کو بھی اگر پبلک معاملات بنا دئے جانے کا رواج قائم ہو گیا تو بڑی بڑی بزرگیاں گھوڑے پر پڑی دکھائی دیں گی۔ کیا اچھا نہیں ہے کہ ہر آدمی خود اپنی نجی زندگی زیادہ سے زیادہ [illegible] بنانے کی کوشش کرے اور دوسروں کی پگڑی اچھالنے کے بجائے پرہیزگاری سے آراستہ ہونے کی کوشش نہ کرے — مرزا قادیان نے جو کچھ کیا اسلام کی شریعت کے ہرگز خلاف نہیں ہے۔ لہذا اسلام کے ٹھیکیداروں کو اپنی خوخیں بند رکھنا چاہیئے۔"

ضلع گوداوری (آندھرا) کا تبلیغی و تربیتی دورہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی ہدایت پر خاکسار کو مورخہ ۲۳ رہجرت سے آندھرا کے علاقہ گوداوری میں ازولی، املاپورم بھیماورم، اور کاکی ناڈہ وغیرہ کا دورہ کرنے۔ چند مخصوص احباب سے ملاقات کرنے، ان تک احمدیت کا پیغام پہنچانے اور تبلیغی گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔

ازولی یہ مقام جگنہ پیٹھ سے ۳ میل دوری پر واقع ہے۔ خاکسار مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقفِ جدید کے ہمراہ بذریعہ سائیکل روانہ ہوا۔ یہاں چند چیدہ چیدہ افراد سے ملاقات اور گفتگو کی۔ ان میں یہاں کے ایک ہندو ڈاکٹر اور یہاں کی جامع مسجد کے متولی صاحب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ہماری باتیں سُن کر متولی صاحب نے ہم سے درخواست کی کہ آپ کل جمعہ کے روز ہماری مسجد تشریف لائیں اور خطبہ جمعہ میں ان ہی باتوں کو دہرائیں تاکہ دیگر لوگ بھی مستفید ہو سکیں۔ چنانچہ ہم نے اس دعوت کو قبول کر لیا۔

اس کے بعد ہم جگنہ پیٹھ واپس آئے۔ اسی وقت یہاں سے ۲۰ بیس میل دور واقع مقام املاپورم بذریعہ موٹر روانہ ہوئے۔ یہاں ایک احمدی بھائی تجارت کرتے ہیں ان سے ملاقات کی، رات یہاں کی بڑی مسجد میں بسر کی۔ اس جگہ بھی متعدد افراد سے ملنے اور احمدیت کی تبلیغ پہنچانے کا موقعہ ملا ـــــ دوسرے دن صبح ہم یہاں سے روانہ ہو کر جگنہ پیٹھ واپس آئے تاکہ حسب وعدہ ازولی جا کر جمعہ میں شامل ہو سکیں۔ یہاں پہنچنے کے بعد ہم دونوں تیز دھوپ اور ناقابلِ برداشت گرمی میں بذریعہ سائیکل ازولی پہنچے اور سیدھے مسجد چلے گئے جہاں کافی تعداد میں نمازی حاضر تھے۔ لیکن متولی صاحب حاضر نہیں تھے جنہوں نے ہمیں دعوت دی تھی۔ جب مولوی محمد یوسف صاحب نے مسجد کے پیش امام صاحب سے متولی صاحب کی دعوت اور درخواست کا ذکر کیا تو انہوں نے نہ صرف انکار کیا بلکہ کچھ سخت کلامی بھی شروع کی۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ مسجد میں آئے ہوئے لوگ خاموش بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کی طرف سے کسی قسم کی مخالفت نہیں ہو رہی بلکہ کچھ نوجوان ہماری باتیں سُننے کے خواہش مند ہیں، تو انہوں نے مصلحتًا یہ پیش کش کی کہ آپ نماز جمعہ ختم ہونے کے بعد لوگوں کو خطاب کریں۔

اسی کو غنیمت جانتے ہوئے ہم وہیں بیٹھ گئے۔ انہوں نے جب اپنا خطبہ شروع کیا تو یہ دیکھ کر بہت دُکھ پہنچا کہ وہ ایک کتاب جس میں کچھ عربی فقرات تھے اور ایک نظم تھی اس انداز میں پڑھ رہے تھے کہ نہ خطیب صاحب کچھ سمجھ سکتے تھے اور نہ حاضرین کے پلّے کچھ پڑ رہا تھا۔ عربی عبارت کا ہر فقرہ غلط پڑھا جا رہا تھا۔ اور اُردو نظم کا ہر مصرعہ غلط طور پر ادا کیا جا رہا تھا۔ گویا کہ یہی ان لوگوں کا خطبہ تھا اور یہی ان کی عبادت۔

جب پیش امام صاحب جُمعہ کی نماز اور نوافل وغیرہ پڑھ چکے تو خاکسار نے تقریر شروع کی۔ خاکسار نے ایک حدیث "مَا هَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهُ" کی بنیاد پر موجودہ مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچنے کے بعد اس زمانہ کے مامور من اللہ کے دعویٰ کا ذکر کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد جماعت احمدیہ کے قیام اور اس کے عقائد کے بارے میں مختصرًا ذکر کرتے ہوئے احمدیت کی طرف دعوت دی۔ خاکسار نے نصف گھنٹہ تک تقریر کی۔ اس کے بعد تمام سامعین میں تیلُوگو اور اُردو زبانوں کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

اس کے بعد ہم دونوں جگنہ پیٹھ واپس آئے۔ یہاں سے کشتی اور موٹر میں سفر کرتے ہوئے رات کو بھیماورم پہنچے۔ رات ہی کو یہاں کے جماعتِ اسلامی کے ایک سرکردہ رکن سے ملاقات کی۔ اور رات کے بارہ بجے تک اُن سے تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ دوسرے دن دوپہر تک شہر میں وسیع پیمانہ پر لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔ اور بعض افراد سے ملاقات اور تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔

بعد دوپہر یہاں سے بذریعہ ریل شام کے ۵ بجے کاکی ناڈہ پہنچے۔ گاڑی میں ہم دونوں بیٹھے ہی تھے کہ چند عیسائی پرچارکوں سے ملاقات ہوئی جن میں ایک عورت بھی تھی۔ یہاں سے تبادلۂ خیالات کا سلسلہ شروع ہوا تو کاکی ناڈہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ ہماری گفتگو سُننے کے لئے اس کمپارٹمنٹ کے تمام مسافر ہمارے ارد گرد جمع ہو گئے جن میں عیسائی، ہندو اور مسلمان سب شامل تھے۔ ہم نے بائیبل کی روشنی میں عیسائیت کی ایسی قلعی کھولی کہ ایک عورت کو یکدم غصہ آگیا اور اس نے اس طرح گالیاں دینا شروع کر دیں کہ کوئی شریف انسان اپنی زبان پر نہیں لاسکتا۔ یہ گالیاں سنتے ہی کمپارٹمنٹ میں موجود تمام مسافر اُن کو بُرا بھلا کہنے لگے۔ سب کے سب ہمارے عقلی و نقلی دلائل سے بہت متأثر ہوئے اور ہم سے لٹریچر اور ہمارے پتہ جات وغیرہ لئے۔ اس طرح بفضلہٖ تعالیٰ پانچ گھنٹہ کا سفر نہایت دلچسپ تبلیغ میں گذرا۔

شام کو کاکی ناڈہ پہنچتے ہی یہاں کے ایک ریٹائرڈ پولیس افسر جناب ایس۔ ایم سبحان صاحب سے ملاقات کی۔ اور بہت دیر تک ان سے مختلف موضوعوں پر گفتگو ہوتی رہی۔ اس کے بعد رات گئے تک مختلف افراد کو تبلیغِ حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔

دوسرے دن ہم دونوں ساملکوٹ روانہ ہوئے جہاں سے مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلّم وقفِ جدید راجمندری چلے گئے کیونکہ یہاں کے رہنے والے ایک عیسائی پریچر نے ملاقات کے لئے اپنا پتہ دیا تھا۔ اور خاکسار اڑیسہ کے تبلیغی جلسہ میں شرکت کے لئے بھدرک کے لئے روانہ ہُوا۔

اِس طرح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس چار روزہ دَورہ کے دَوران مؤثر رنگ میں تبلیغ کی توفیق ملی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس علاقہ میں احمدیت کی تبلیغ صحیح معنوں میں پہنچائے اور مسلسل تبلیغی مہم جاری رکھنے کے وسائل پیدا فرمائے۔ اس دَورے میں ایک بیعت بھی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں استقامت عطا فرمائے آمین ؛

نُصرت جہاں ریزرو فنڈ کی نہایت بابرکت تحریک

آخری میعاد اکتوبر ۱۹۷۲ء تک ہے

جن مخلصین نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی بابرکت تحریک میں اپنے مخلصانہ وعدہ جات فرمائے تھے ان میں سے بہت سے احباب کی طرف سے خدا کے فضل سے سو فیصدا دائیگی ہو چکی ہے۔ لیکن بعض احباب کی طرف سے اس مدّ میں کوئی رقم تاحال وصول نہیں ہوئی۔ اور بعض احباب کی طرف سے اپنے وعدوں کے مقابل پر وصولی بہت کم ہوئی ہے۔ جن احباب کے ذمّہ وعدوں کے بقایا ہیں ان کے لئے میعادِ مقررہ تک (جو اکتوبر ۱۹۷۲ء میں ختم ہو جائے گی) اپنے وعدوں کی کل رقم ادا کرنی مشکل ہو جائے گی۔

اکثر جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں وعدہ کنندگان کا حساب گزشتہ ماہ بھجوایا جا چکا ہے۔ اس لئے احباب کوشش فرماویں کہ ابھی سے ماہوار اقساط کی صورت میں ادائیگی شروع کر دی جائے تاکہ میعادِ مقررہ تک اپنے وعدہ کی کل رقم آسانی سے ادا کر سکیں۔ احباب کوشش فرماویں کہ ستمبر ۱۹۷۲ء میں اپنی کل رقم ادا کر کے اپنے وعدہ کو پورا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی حاصل کریں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دُعا

خاکسار کی لڑکی عزیزہ طاہرہ بیگم سلمہا ان دنوں امید سے ہے۔ جملہ احباب و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں اس کی بسہولت فراغت اور نیک و صالح اولادِ نرینہ عطا ہونے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار عبد الغنی بٹ گنی پورہ (کشمیر)

بہر صورت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکا تو وہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ اور کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۔ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبرز 23—1652 23—5222

تار کا پتہ:۔ "Autocentre"